زینب

لجنہ اماء اللہ ناروے

اکتوبر ۲۰۲۴ تا مارچ ۲۰۲۵

دنیا کے بگڑتے ہوئے حالات

اور خلیفہ وقت کی راہنمائی

یوم مصلح موعودؓ:

حضرت مصلح موعودؓ کی مِلّی خدمات

یوم مسیح موعودؑ:

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

OFFICE OF THE PRIVATE SECRETARY
TO
HAZRAT KHALIFATUL MASIH V

Assistant Private Secretary (Honorary)
LAJNA SECTION
Email: office@centrallajna.org

ایل۔ایس: 1953

تاریخ: 22.10.2024

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ، ناروے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی طرف سے تعلیمی وتربیتی رسالہ زینب جنوری تا مارچ 2024 موصول ہوا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رسالہ ملاحظہ فرمالیا ہے اور آپ کو رسیدگی کی اطلاع دی جارہی ہے۔

رسالہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے خوبصورت پہلو، حضرت مصلح موعودؓ اور رمضان کی اہمیت پر مضامین شامل کئے گئے ہیں نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہونے والی بیلجیئم واقفات نو آن لائن ملاقات کا کچھ حصہ بھی شائع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ لجنہ وناصرات کے علمی وروحانی معیار بڑھائے اور زیادہ سے زیادہ ممبرات کو اس سے مستفیذ فرمائے آمین۔

والسلام

خاکسار

رضوانہ نثار

انچارج لجنہ سیکشن مرکزیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

OFFICE OF THE PRIVATE SECRETARY
TO
HAZRAT KHALIFATUL MASIH V

Assistant Private Secretary (Honorary)
LAJNA SECTION
Email: office@centrallajna.org

ایل ایس: 1356

تاریخ: 30.10.24

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ، ناروے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے زینب میگزین کا شمارہ اپریل تا ستمبر 2024 موصول ہوا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ملاحظہ فرمالیا ہے اور آپ کو رسیدگی کی اطلاع دی جارہی ہے۔

رسالہ میں شائع کردہ مضمون 'نظامِ خلافت اور نظامِ وصیت دونوں ایک ہی لڑی میں جڑے ہوئے ہیں' میں وصیت کا خلافت سے تعلق کو عمدگی سے سمجھایا گیا ہے۔ نارویجن زبان میں Stress og angst پر مضمون قابلِ توجہ ہے۔ بدرسومات اور احمدی خواتین کی ذمہ داریاں، تعارف کتاب شہادت القرآن اور دیگر مضامین شعبہ اشاعت کی محنت و اخلاص سے کی گئی عمدہ کاوشوں کی عکاسی کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قارئین کو اس رسالہ سے مستفیذ فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

رضوانہ نثار

انچارج لجنہ سیکشن مرکزیہ

خصوصی دعاؤں کی تحریک

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ایک رؤیا کی روشنی میں احباب جماعت کو خصوصی دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا: اگر احباب جماعت مندرجہ ذیل دعاؤں کا ورد کریں گے تو ایک محفوظ قلعے میں محفوظ ہو جائیں گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہو سکتا۔ اس قلعے کی دیواریں لوہے کی ہیں اور آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ پس کوئی سوراخ ایسا نہیں رہے گا جہاں سے شیطان حملہ کر سکے۔

– نمبر ۱ –

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

- ہر بڑا فرد جماعت 200 دفعہ روزانہ پڑھے
- 15 سے 25 سال کے ممبران جماعت (کم از کم) 100 دفعہ روزانہ پڑھیں
- بچے (کم از کم) 33 دفعہ روزانہ پڑھیں
- چھوٹی عمر کے بچے تین، چار دفعہ روزانہ (والدین پڑھائیں)

– نمبر ۲ –

اِستغفار 100 دفعہ روزانہ

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّأَتُوْبُ إِلَيْهِ

– نمبر ۳ –

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح میں یہ بھی شامل کرتا ہوں

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ، رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ

100 دفعہ روزانہ

حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا: ان دنوں میں جبکہ شیطان ہر حیلے سے بحیثیت جماعت بھی اور مجموعی طور پر ہمارے پر حملے کرنے کی کوشش کر رہا ہے، عمومی طور پر دنیا میں بھی اس سے بچنے کے لیے ایک ہی ذریعہ ہے کہ خاص طور پر دعاؤں پر زور دیں اور صرف جلسے کے دنوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے یہ درود شریف اور ذکر الٰہی، یہ ورد اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں اور اس پر ہر ایک کو، بچے کو، بڑے کو، عورت کو، مرد کو، سب کو توجہ دینی چاہیے۔

(خطبہ جمعہ ۲۳ / اگست ۲۰۲۴ء)

فہرست مضامین

5 اداریہ – خدا تعالیٰ سے سچا تعلق

6 قال اللہ

7 قال الرّسول صلی اللہ علیہ وسلم

7 کلام امام الزّماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

8 پاکیزہ منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

9 خلاصہ خطبہ جمعہ

13 حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں - ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی

16 حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مِلّی خدمات

19 نظم

20 دنیا کے بگڑتے ہوئے حالات اور خلیفہ وقت کی رہنمائی

23 وفاتِ مسیحؑ طب کی رو سے

25 سیرت حضرت مریم علیہا السلام

29 دھنک کے رنگ آپ کے سنگ

30 سوچنے کی باتیں۔۔۔!

31 صحت کارنر: روزہ اور سائنس: جدید طبی سائنس میں روزے سے وابستہ فوائد کی تصدیق

34 پکوان: لذیذ بینگن

35 امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ ناروے کی (آن لائن) ملاقات

37 تحریک وقفِ نو

38 ناصرات کارنر

زینب

مجلس ادارت

امیر جماعت ناروے
محترم چوہدری ظہور احمد صاحب

صدر لجنہ اماء اللہ ناروے
محترمہ انعم سحر اسلام صاحبہ

نیشنل سیکرٹری اشاعت
نبیلہ انور

نائبہ نیشنل سیکرٹری اشاعت
منصورہ نصیر

مدیرہ حصہ اردو
نبیلہ انور

مدیرہ حصہ نارویجن
شائستہ باسط

پروف ریڈنگ حصہ اردو
منصورہ نصیر
صدیقہ وسیم
فہمیدہ مسعود

گرافک ڈیزائننگ
ضویا سامہ شاہد
نبیلہ انور

پرنٹنگ
شمسہ خالد

شائع کردہ
شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ناروے

Baitun Masr Moske
Søren Bulls vei 1
1051 Oslo
ishaat@lajna.no

خدا تعالیٰ سے سچا تعلق

اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ بہت بڑا فضل ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق دی اور ہم آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کو پورا ہوتے ہوئے دیکھنے والے بن گئے۔ ہمیں اس بات پر اللہ کا شکر کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس کی عبادت کے ذریعہ ہوتی ہے۔ عبادت کا بہترین ذریعہ نماز کی ادائیگی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے اسی طرح نماز میں تضرّع اور ابتہال (گریہ وزاری) کے ساتھ خدا کے حضور گڑ گڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیّت کی عطوفت (محبت، شفقت) کی گود میں ڈال دیتا ہے۔۔۔۔ نماز میں دعا مانگو۔ نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔“ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۴۵ ایڈیشن ۱۹۸۴ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”جب تک انسان کامل طور پر توحید پر کاربند نہیں ہوتا اس میں اسلام کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی۔۔۔ نماز کی لذت اور سرور اسے حاصل نہیں ہو سکتا۔ مدار اسی بات پر ہے کہ جب تک برے ارادے، ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں، انانیت اور شیخی دور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آئے خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا اور عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لیے بہترین معلّم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے۔ میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ۔ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۷۰ ایڈیشن ۱۹۸۴ء)

وہی اس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں رہ اس کی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو

(از درثمین۔ تعلق باللہ)

اعتذار و تصحیح

زینب اپریل تا ستمبر 2024ء کے صفحہ 39 (دوسری سطر پر 1909ء کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بجائے خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سہواً لکھا گیا ہے۔ ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قال اللہ

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿21﴾

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿22﴾ وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿23﴾

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿24﴾

اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿25﴾ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿26﴾

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿27﴾ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿28﴾

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿29﴾

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿30﴾ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿31﴾

(سورۃ یٰسٓ آیات 31-21)

ترجمہ: اور شہر کے دُور کے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے کہا اے میری قوم! (ان) بھیجے ہوؤں کی اطاعت کرو۔ ان کی اطاعت کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ اور مجھے (آخر) کیا ہوا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اُسی کی طرف تم (بھی) لوٹائے جاؤ گے۔ کیا میں اُس کو چھوڑ کر ایسے معبود اپنالوں کہ اگر رحمان مجھے کوئی ضرر پہنچانا چاہے تو ان کی کوئی شفاعت میرے کچھ کام نہ آئے گی اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں گے۔ یقیناً ایسی صورت میں معاً میں کھلی کھلی گمراہی میں (مبتلا) ہو جاؤں گا۔ یقیناً میں تمہارے ربّ پر ایمان لایا ہوں۔ پس میری سنو۔ (اُسے) کہا گیا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ اس نے کہا اے کاش میری قوم جانتی! جو میرے ربّ نے مجھ سے مغفرت کا سلوک کیا اور مجھے معزز لوگوں میں شامل کر دیا۔ اور اس کے بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا اور نہ ہی ہم اتارنے والے تھے۔ وہ تو محض ایک سخت ہولناک آواز تھی پس اچانک وہ بجھ (کر راکھ ہو) گئے۔ وائے حسرت بندوں پر! ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اس سے ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔

قال الرّسول ﷺ

إِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ تَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ۔

(سنن الدّار قطنی۔ کتاب العیدین، باب صفۃ صلوۃ الخسوف والکسوف وھیئتہما)

ترجمہ: ہمارے مہدی کے لیے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اور مامور کے لیے ظاہر نہیں ہوئے۔ وہ یہ ہیں کہ رمضان کے مہینے میں چاند (اپنے گرہن کی مقررہ راتوں میں سے) پہلی رات کو گہنایا جائے گا۔ اور سورج کو (اس کے گرہن کے مقررہ دنوں میں سے) درمیانے دن کو گرہن ہوگا۔ اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا یہ نشان کبھی کسی (مامور) کے لیے ظاہر نہیں ہوئے۔

کلام امام الزّماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کی فتح حقیقی اس میں ہے کہ جیسے اسلام کے لفظ کا مفہوم ہے اسی طرح ہم اپنا تمام وجود خدا تعالیٰ کے حوالہ کر دیں اور اپنے نفس اور اس کے جذبات سے بکلی خالی ہو جائیں اور کوئی بُت ہوا اور ارادہ اور مخلوق پرستی کا ہماری راہ میں نہ رہے اور بکُلی مرضیات الٰہیہ میں محو ہو جائیں اور بعد اس فنا کے وہ بقا ہم کو حاصل ہو جائے جو ہماری بصیرت کو ایک دوسرا رنگ بخشے اور ہماری معرفت کو ایک نئی نورانیت عطا کرے اور ہماری محبت میں ایک جدید جوش پیدا کرے اور ہم ایک نئے آدمی ہو جائیں اور ہمارا وہ قدیم خدا بھی ہمارے لیے ایک نیا خدا ہو جائے یہی فتح حقیقی ہے جس کے کئی شعبوں میں سے ایک شعبہ مکالمات الٰہیہ بھی ہیں اگر یہ فتح اس زمانہ میں مسلمانوں کو حاصل نہ ہوئی تو مجرد عقلی فتح انہیں کسی منزل تک پہنچا نہیں سکتی۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اِس فتح کے دن نزدیک ہیں خدا تعالیٰ اپنی طرف سے یہ روشنی پیدا کرے گا اور اپنے ضعیف بندوں کا آمرزگار ہو گا۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

میں اس جگہ ایک اور پیغام بھی خلق اللہ کو عموماً اور اپنے بھائی مسلمانوں کو خصوصاً پہنچاتا ہوں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لیے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لیے مجھ سے بیعت کریں۔ پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں ان کا غم خوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کے لیے کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں ان کے لیے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربّانی شرائط پر چلنے کے لیے بدل و جان طیار ہوں گے یہ ربانی حکم ہے جو آج میں نے پُہنچا دیا ہے اس بارہ میں عربی الہام یہ ہے۔

اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا. اَلَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

(سبز اشتہار صفحہ 470)

پاکیزہ منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آسماں میرے لیے تونے بنایا اک گواہ | چاند اور سورج ہوئے میرے لیے تاریک و تار

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح | نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

آسماں بارد نشاں الوقت می گوید زمیں | ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر | میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

ورنہ وہ ملت وہ رہ وہ رسم وہ دیں چیز کیا | سایہ افگن جس پہ نورِ حق نہیں خورشید وار

ہم تو ہر دم چڑھ رہے ہیں اِک بلندی کی طرف

وہ بلاتے ہیں کہ ہو جائیں نہاں ہم زیرِ غار

نورِ دل جاتا رہا اِک رسم دیں کی رہ گئی | پھر بھی کہتے ہیں کہ کوئی مصلحِ دیں کیا بکار

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا | مہر و مہ کی آنکھ غم سے ہو گئی تاریک و تار

مفتری کہتے ہوئے اُن کو حیا آتی نہیں | کیسے عالِم ہیں کہ اُس عالَم سے ہیں یہ بر کنار

غیر کیا جانے کہ دلبر سے ہمیں کیا جوڑ ہے | وہ ہمارا ہو گیا اُس کے ہوئے ہم جاں نثار

پَر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب | گر نہ ہوتا نامِ احمد جس پہ میرا سب مدار

دشمنو ہم اُس کی رہ میں مر رہے ہیں ہر گھڑی

کیا کرو گے تم ہماری نیستی کا اِنتظار

(از درثمین۔ مناجات اور تبلیغ حق)

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیّدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۸؍ نومبر ۲۰۲۴ء بمطابق ۸ نبوت ۱۴۰۳ ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۷۵ کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے اِس ارشاد کے مطابق مالی قربانیوں میں بہت بڑھ چڑھ کر اپنے آپ کو پیش کرنے والی ہے۔ جماعت کے مختلف چندے ہیں۔ لازمی چندہ جات ہیں، چندہ عام، چندہ وصیّت وغیرہ، پھر تحریک جدید اور وقفِ جدید کی تحرکات ہیں۔ **ہر جگہ جہاں بھی ضرورت پڑے جماعتِ احمدیہ کے افراد اخلاص و وَفا کے ساتھ بڑھ چڑھ کر مالی قربانیوں میں حصّہ لیتے ہیں اور چھپ کر بھی اور اعلانیہ طور پر بھی قربانی کر رہے ہوتے ہیں۔ بلا اِس خوف کے کہ اِنہیں کوئی مالی تنگی ہو جائے۔**

یہ زمانہ جبکہ دنیا، دنیا کی لذتیں تلاش کرنے میں ڈوبی ہوئی ہے اور مال جمع کرنے میں ڈوبی ہوئی ہے، احمدی ہی ہیں جو مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں اور اِس بات پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو چھپ کر قربانیاں کرتے ہیں اور یہ اظہار کرتے ہیں کہ اُن کی قربانیاں پتا نہ لگیں۔ جماعتِ احمدیہ میں اکثریت تو کم آمدنی اور اوسط درجہ کے کمانے والوں پر مشتمل ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ غیر معمولی قربانیاں دینے والے بھی لوگ ہیں اور کبھی اِس بات کا اظہار نہیں کرتے کہ جماعت نے اتنی تحریکات شروع کی ہوئی ہیں، ہماری آمدنی محدود ہے، کہاں سے دیں، بلکہ ایک دلی جوش اور جذبہ سے یہ قربانیاں دیتے ہیں۔

مجھے پتا ہے بعض لوگ ایسے ہیں کہ بہت بڑی قربانی کر کے بھی بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اپنا پیٹ کاٹ کر، اپنی خوراک کم کر کے، اپنے بچوں کے اخراجات کم کر کے یہ قربانیاں دیتے ہیں اور اِن کو کبھی خیال نہیں آیا یا اِنہوں نے کبھی یہ اظہار نہیں کیا کہ ہماری یہ قربانیاں ہیں اور ہم پر کیوں اتنا بوجھ ڈالا جا رہا ہے؟

ہمیں بھی فلاں مقصد کے لیے ضرورت ہے ، اب جبکہ ہمیں ضرورت ہے تو جماعت ہماری مدد کرے۔ کبھی کسی قسم کا احسان نہیں ہوتا، ضرورت بھی ہو تو انتہائی جھجک اور عاجزی کے ساتھ اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہیں اور وہ بھی قرضے کی صورت میں۔

پھر بعض لوگوں نے قربانیاں کرنے کے لیے یہ طریق بھی اختیار کیا ہوا ہے کہ مالی قربانیوں کے لیے ایک ڈبہ بنا لیتے ہیں، جس میں ہر سال یا ہر وقت جو بھی آمد ہو جب بھی جہاں سے کوئی پیسے آتے ہیں، اُس میں ڈالتے رہتے ہیں، اور اِس طرح سال کے آخر میں جمع کر لیتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جب تحریکِ جدید کی تحریک جاری فرمائی تو آپؓ نے سادہ زندگی کا مطالبہ کیا تھا اور آپؓ نے فرمایا تھا کہ سادہ زندگی کر کے اپنے پیسے جوڑو اور اِس کے حساب سے خرچ کرو۔ اور اِس کے نتیجے میں بعض لوگ ایسے ہیں جو خود سادہ سے سادہ زندگی گزارتے ہیں اور بڑی بڑی رقمیں دیتے ہیں۔ بظاہر اُن کی حالت دیکھ کر لگتا ہے کہ وہ اتنی بڑی رقم نہیں دے سکتے لیکن ہزاروں ڈالروں یا ہزاروں پاؤنڈوں یا ہزاروں یورو میں قربانیاں دے رہے ہوتے ہیں۔

اِس مادی دنیا میں اِن ملکوں میں رہ کر اتنی قربانی کرنا بہت بڑی بات ہے اور جو غریب ممالک ہیں، پاکستان ہے، ہندوستان ہے یا افریقہ کے ممالک ہیں وہاں تو احمدیوں کے ذرائع بہت کم ہیں اور بڑی مشکل سے لوگوں کے گزارے ہوتے ہیں۔ پھر بھی قربانیاں دیتے چلے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے چھپ کر بھی اور ظاہری طور پر بھی خرچ کرتے ہیں۔ کوشش یہ ہوتی ہے اور ہر وقت اِس فکر میں رہتے ہیں، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ۔

اِسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

پس یہ وہ لوگ ہیں جو حقیقی مومن ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہیں۔

بعض لوگ ایسے ہیں جب کوئی بھی تحریک کی جائے یا جب تحریکِ جدید یا وقفِ جدید کا اعلان ہوتا ہے تو قرض لے کر بھی رقم ادا کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ضروری نہیں ہے کہ قرض لے کر دیں۔ کوئی خوف نہیں اِن کو ہوتا، اِن کو پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ خود ہی پورا بھی کر دے گا۔

پس جماعتِ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑے بڑے قربانی کرنے والے عطا فرمائے ہوئے ہیں۔ غیروں کی طرح یہ نہیں ہے کہ پانچ، دس روپے دے کر پھر سو دفعہ مسجد میں اعلان کروائیں۔ ایسے بہت سارے واقعات میرے سامنے آتے ہیں، جہاں لوگ بڑھ چڑھ کر قربانیاں دینے کے لیے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں، اِس میں افریقہ کے ممالک بھی شامل ہیں، یورپ کے ممالک بھی شامل ہیں، ایشیا کے ممالک بھی شامل ہیں۔

غریب لوگ تو بہت بڑی قربانی کر کے چندے دیتے ہیں، گو اُن کی قربانیاں بظاہر مالی لحاظ سے بہت چھوٹی ہوتی ہیں، رقم کے لحاظ سے، لیکن وزن کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی نظر میں بہت بڑی قربانیاں ہیں۔ اور یہ روح دُور دراز رہنے والے غریب ملکوں کے لوگوں میں بھی ہے کہ مالی قربانیاں دینے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ

اُنہیں ہر قسم کے خوف سے بھی دُور کرتا ہے اور اُن کی ضروریات کو بھی پورا کرتا ہے۔

مثلاً تنزانیہ کے امیر صاحب نے لکھا کہ ایک نو مبائع عبداللہ صاحب ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ

مجھے چندے دینے کے دو فائدے نظر آتے ہیں، ایک تو یہ ہے کہ اُسے بعد سے میرے رزق میں اضافہ ہو گیا ہے، دوسرے مَیں جب بھی کاروبار کرتا ہوں، ایک دکان چلاتا ہوں، میری دکان کی ساری چیزیں فوراً فروخت ہو جاتی ہیں اور جلدی سے پھر میری دکان خالی ہو جاتی ہے اور پھر نیا سامان لے کر آتا ہوں اور اِس سے مجھے منافع ہوتا جاتا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کرنے کا نتیجہ ہے۔

جرمنی کی جماعت روڈ گاؤ کے صدر کہتے ہیں کہ ان کی جماعت نے مقررہ مالی ٹارگٹ پورا کر لیا اور مسجد کی تعمیر کے لیے مزید چندہ اکٹھا کرنے پر زور دیا۔ خدام الاحمدیہ کے قائد نے جماعت کو تحریکِ جدید میں بھی بہتر کارکردگی کی طرف مائل کیا۔ ۲۰۱۹ء سے مالی قربانیوں پر توجہ دی گئی اور چندے میں غیر معمولی اضافہ ہوا؛ چند ہزار یورو سے بڑھ کر لاکھوں تک پہنچ گیا۔ اس دوران بعض واقفینِ زندگی نے اپنے ایک ماہ کا الاؤنس جماعت کو دینے کا اعلان کیا، جس نے دوسرے افراد کو بھی بڑی قربانیوں کی طرف راغب کیا۔ ایک صاحب نے اسی تحریک میں بڑی رقم چندے میں دی اور اگلے سال اپنے وعدے کو دوگنا سے بھی زیادہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں مزید بہتر کنٹریکٹ ملے اور انہیں ہزاروں یورو چندے میں دینے کی توفیق ملی۔ اس قربانی کے جذبے نے ان کی زندگی میں سادگی اور کفایت شعاری کا رنگ بھر دیا، حتیٰ کہ سادہ لباس اور سادہ زندگی اپنالی۔ سیکرٹری مال کہتے ہیں کہ ان کی ظاہری حالت سے اندازہ نہیں ہوتا تھا کہ وہ اتنی بڑی قربانی کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اِس پر مجھے ایک پرانا واقعہ بھی یاد آ گیا کہ کراچی میں ہمارے ایک بزرگ دوست شیخ مجید صاحب تھے۔ وہ بہت بڑی بڑی مالی قربانیاں کیا کرتے تھے اور اپنے گھر کے اخراجات کے لیے رقم رکھ کر باقی تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع رحمہ اللہ کے زمانے میں اُنہوں نے قرآنِ کریم کی اشاعت کے لیے اور باقی تحریکات کے لیے بہت بڑھ چڑھ کر قربانی کی تھی اور وہ یہی کہا کرتے تھے کہ مَیں تو جو کاروبار کرتا ہوں وہ تو کرتا ہی جماعت کے لیے ہوں۔ پس

ایسے لوگ بھی جماعت میں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہوئے ہیں اور پیدا کرتا چلا جا رہا ہے، جو کماتے بھی اِس لیے ہیں کہ جماعتی ضروریات کو پورا کیا جائے نہ کہ یہ کہ پیسے اکٹھے کیے جائیں۔

کیلگری میں ایک طالبہ ہے۔ اِس نے اپنے ایمان میں مضبوطی کا ذکر اِس طرح بیان کیا کہ مجھے ہر کوئی کہتا تھا کہ پڑھائی کے دوران جاب ملنی مشکل ہے۔ مَیں نے بہت دعا کی اور تحریکِ جدید کے صفِ اوّل کے جو چندہ دینے والے تھے، اُن میں شامل ہونے کے لیے لکھ دیا، جو ایک ہزار یا ایک ہزار سے زائد ڈالر کا وعدہ ہے۔ کہتی ہیں کہ

چندہ دینے کی برکت سے مجھ پر اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ تین دن میں جاب مل گئی اور میرا ایک سمیسٹر بھی ضائع نہیں ہوا اور مجھے پیسے بھی مل گئے اور لوگ اِس بات پر حیران تھے۔

سینٹرل افریقن ریپبلک کے مبلغ انچارج کہتے ہیں کہ عیسیٰ صاحب نے بتایا کہ میری زندگی میں بہت سے مسائل تھے، گھر کے حالات بھی خراب تھے، سوچ رہا تھا کہ جماعت سے قرض کی درخواست کروں۔ ایک دن چندہ تحریکِ جدید اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے کے حوالے سے تقریر سنی کہ جو اللہ کی خاطر ایک دھیلا دیتا ہے، اللہ تعالیٰ دس گنا بڑھا کر واپس کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا کہ مَیں بھی یہ تجربہ کر لیتا ہوں، اُسی روز سے چندے کی ادائیگی شروع کر دی اور اللہ تعالیٰ کا ایسا کرنا ہوا کہ ترکی کے ایک تاجر نے جو ڈائمنڈ کا کاروبار کرتا تھا،

مجھے اپنی کمپنی میں لے لیا اور میرے حالات دن بہ دن بہتر ہونے شروع ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب مَیں نے اپنا گھر بھی تعمیر کر لیا ہے، سواری بھی، نیا موٹر سائیکل خرید لیا ہے۔ پہلے میرے پاس موٹر سائیکل ٹھیک کرانے کے پیسے نہیں ہوتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب یہی نہیں کہ غریب ملکوں کی بات ہے۔ جو ایمان کے مضبوط لوگ ہیں وہ ہر جگہ یہ نظارے دیکھتے ہیں، جو نیک نیّتی سے اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرنا چاہتے ہیں اور کرتے ہیں، وہ نظارے دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو یہ نظارے دکھا کر چاہے وہ امیر ملکوں میں رہنے والے ہیں یا غریب ملکوں میں رہنے والے ہیں، اِن کے دین کو تقویت دینے کے سامان پیدا فرماتا ہے، اِن کے ایمان کو مضبوط فرماتا ہے۔

بیلجیم سے اپنی قربانی کے بارے میں ایک خاتون نے لکھا کہ مَیں ملازمت کی تلاش میں تھی، کئی جگہ مَیں نے درخواستیں دیں، ہر جگہ درخواستیں ردّ ہو جاتی تھیں۔ یہی کہا جاتا تھا کہ تمہیں تجربہ نہیں ہے۔ کہتی ہیں کہ مالی سال تحریکِ جدید کا ختم ہو رہا تھا، ذہن میں آیا کہ اگرچہ مَیں اپنا وعدہ تو ادا کر چکی ہوں، لیکن اللہ کی خاطر اور قربانی کروں تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل کر دے اور میری جو مشکلات ہیں اُن سے مجھے نکال دے۔ کہتی ہیں کہ اِس کے بعد **مَیں نے چندے میں اضافہ کر دیا اور زائد رقم دے دی۔ ابھی چند دن گزرے تھے کہ دو جگہوں سے جاب کی آفر آگئی اور وہیں اُنہیں جاب مل گئی جہاں اُن کی دلی تمنا تھی اور گھر سے بھی چند منٹ کے فاصلے پر ہی یہ جگہ تھی۔ تو کہتی ہیں کہ میرے لیے تو یہ قدرت کا ایک نشان تھا۔**

اِس طرح کے بے شمار واقعات ہیں جو اللہ تعالیٰ لوگوں کے ایمان مضبوط کرنے کے لیے دکھاتا رہتا ہے اور اِس کے بعد اِس کو دیکھ کر پھر دوسروں کو بھی جب پتا لگتا ہے تو اُن میں بھی قربانی کی روح پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگ تو جماعت میں ایسے بھی ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ سِرًّا قربانی کرنے والے ہیں، ایسے ہیں جو چھپ کر قربانی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اِس کا کسی کو پتا نہ لگے بلکہ بعض اِس طرح کے ہیں کہ ایک جگہ کے سیکرٹری مال نے لکھا، وہاں کے مربی صاحب نے لکھا کہ مَیں نے مشن ہاؤس کے سامنے جماعت کا لیٹر بکس کھولا تو اُس میں ایک لفافہ پڑا ہوا تھا، اُس میں ایک ہزار یورو تھا اور لکھا تھا کہ تحریکِ جدید کا چندہ ہے اور نام، پتہ کچھ نہیں تھا۔ پھر سیکرٹری مال صاحب نے یہ بھی لکھا کہ ایک شخص نے ہزاروں کی قربانی کی اور اُس نے لکھا کہ میرا نام ظاہر نہ کریں، آپ کو پتا ہے کہ مَیں نے دے دیا ہے، یہ ٹھیک ہے۔ کہیں بھی اعلان نہیں کرنا کہ مَیں نے یہ قربانی کی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اِس قسم کے لوگ بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا فرمائے ہوئے ہیں، جو قربانیاں بھی کرتے ہیں اور اُس میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ پچاس پچاس ہزار یورو بعض لوگوں نے جرمنی میں قربانیاں کیں اور کبھی اظہار نہیں کیا اور یہ کوشش ہوتی ہے کہ نام ظاہر نہ ہوں۔ افریقہ میں بھی ایسے لوگ، یورپ میں بھی ہیں، امریکہ میں بھی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے گذشتہ سال کے کوائف کا ذکر فرمایا اور تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور نے دو مرحومین کی نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

پہلا جنازہ حاضر تھا جو مکرمہ امینہ چلِک ساہی صاحبہ کا تھا۔ مرحومہ مبارک ساہی صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ ترکی نژاد تھیں گذشتہ دنوں ۷۵ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۹۹۶ء میں انہوں نے زندگی وقف کر دی۔ آپ کو ترکی کی پہلی موصیہ اور پہلی صدر لجنہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ نیز آپ اسلام اور احمدیت کے لیے اپنی زندگی وقف کرنے والی پہلی ترکش خاتون بنیں۔ دوسرا جنازہ غائب مکرم محمود احمد ایاز صاحب آف ناروے کا تھا جو گذشتہ دنوں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اور پسماندگان میں ایک اہلیہ اور بیٹا ہیں۔ مرحوم کو مختلف وقتوں میں جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ روزنامہ الفضل آن لائن 11 نومبر 2024)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں

ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی

ڈاکٹر عطیہ نصیر ۔ مجلس نور درے فولو

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰﴾

(سورۃ الصّفّ آیت 10)

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیّۃً غالب کر دے خواہ مشرک برا منائیں۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اقوام عالم کا موعود بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ کو جَرِيُ اللهِ فِيْ حُلَلِ الْاَ نْبِيَاءِ کا الہام فرما کر تمام عالم کو اسلام کی دعوت دینے کے عظیم الشان کام پر مامور فرمایا۔ چنانچہ آپ کی صداقت اور سچائی کو دنیا پر ثابت کرنے کے لیے انبیاء کی سنت کے مطابق اپ کو غیب سے بڑی کثرت کے ساتھ زمینی اور آسمانی نشانات اور معجزات عطا فرمائے اور آپ کو قبل از وقت غیب کی خبریں بتائیں جو اپنے وقت پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت صفائی کے ساتھ پوری ہوئیں اور بہت سی سعید روحوں کے لیے ہدایت کا موجب ثابت ہوئیں۔ مجھے آج آپ کے سامنے ان پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی کا ذکر کرنا ہے جسے پڑھ کر آپ اپنے ایمان کو تازہ کر سکیں اور خدا تعالیٰ اور حضرت محمد ﷺ کی ان بیان کردہ پیشگوئیوں کے مطابق اس روحانی فرزند حضرت مسیح موعود ؑ کی صداقت پر وہ گواہی دیکھ کر آپ کا نور یقین اور ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔ اس پیشگوئی کا تعلق ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی کے ساتھ ہے جس نے امریکہ کے شہر شکاگو کے پاس ایک شہر آباد کیا جس کا نام صیحون رکھا۔ یہ شخص اسلام کا بدترین دشمن تھا اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو جھوٹا اور مفتری قرار دیتا تھا۔ آپ کو گالیاں دیتا اور خوب سب و شتم کرتا۔ وہ اسلام کو جلد سے جلد دنیا سے مٹا دینے کا عزم لے کر اٹھا تھا۔ عیسائیت کا دلدادہ تھا اور حضرت مسیح ابن مریمؑ کو خدا سمجھتا تھا۔ اس نے عیسائیت کو پھیلانے کے لیے بے شمار حربے اختیار کیے اور اس کے لیے ایک اپنا اخبار بھی جاری کیا جس کا نام تھا نیوز آف ہیلنگ۔ اس نے اس اخبار میں 19 دسمبر 1903ء کو یہ تحریر شائع کی: ”میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آوے کہ اسلام دنیا سے نابود ہو جائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے خدا اسلام کو ہلاک کر دے۔“ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا ہے کہ میں نے پادریوں کی سینکڑوں کتابیں دیکھی ہیں مگر ایسا جوش کسی میں نہیں پایا جتنا کہ ڈاکٹر ڈوئی میں ہے۔

ڈاکٹر ڈوئی نے اپنے اسی اخبار میں مزید لکھا: ”اگر میں سچا نبی نہیں ہوں تو پھر روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو خدا کا نبی ہو۔“

(12 دسمبر 1903)

اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ 25 برس تک حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اتر آئیں گے۔ چونکہ یہ شخص حضرت عیسیٰؑ کو خدا سمجھتا تھا۔ نیز آنحضور ﷺ کا بدترین دشمن تھا اور سب و ستم بھی کرتا تھا۔ یہ بات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت دکھ اور تکلیف پہنچاتی تھی۔ جب اس کی یہ بدزبانی اور تلخ کلامی اپنی انتہا کو پہنچ گئی تو آپ نے اسے ایک خط لکھا اور کہا کہ تم میرے لیے دعا کرو اور میں تمہارے لیے کہ خدا تعالیٰ ہم میں سے جو جھوٹا ہے اسے سچے کی زندگی میں ختم کردے اور ہلاک کردے۔ یہ خط ایک دفعہ نہیں بلکہ دومرتبہ اسے بھجوایا اور یہ امریکہ کے بعض اخباروں میں بھی شائع ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں ایسے 32 اخبارات کے نام تحریر فرمائے ہیں جن میں یہ چیلینج شائع ہوا۔ اگرچہ یہ سب عیسائی اخبارات تھے لیکن ان اخبارات نے بڑے زور کے ساتھ اس مضمون کو چھاپا۔ اس چیلنج کا خلاصہ یہ تھا کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ اور عیسائیت مذہب کا عقیدہ جھوٹا ہے اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وہی مسیح ہوں جو آخری زمانہ میں آنے والا تھا اور جس کا ذکر نبیوں کی کتب میں بھی موجود ہے۔ ڈاکٹر ڈوئی اپنے رسول ہونے اور عیسائیوں کے تین خداؤں کے عقیدہ میں بالکل جھوٹا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مباہلہ کرے تو وہ میری زندگی میں ہی بڑی تکلیف اور حسرت کے ساتھ جان دے گا اور اگر مباہلہ نہ بھی کرے تب بھی وہ خدا کے عذاب سے بچ نہیں سکے گا۔ لیکن ڈاکٹر ڈوئی اپنی دولت، شہرت اور طاقت کے نشہ میں مست تھا۔ وہ انتہائی مغرور اور متکبر تھا۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چیلنج کو بڑی حقارت کی نظروں سے دیکھا اور اپنے اخبار 26 ستمبر 1903ء میں یہ سطریں شائع کرتے ہوئے لکھا "ہندوستان میں نعوذ باللہ ایک بیوقوف محمدی مسیح ہے جو مجھے بار بار لکھتا ہے کہ یسوع مسیح کی قبر کشمیر میں ہے اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو اس کا جواب کیوں نہیں دیتا۔ مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا۔ اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا۔" الغرض یہ بد باطن شخص حضور کے چیلینج کے بعد شوخی اور شرارت میں بڑھتا گیا اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے رب کے حضور عاجزانہ دعاؤں میں مصروف رہے کہ خدا سچے اور جھوٹے میں فرق کرکے دکھائے اور جھوٹے کو سچے کی زندگی میں ہی ہلاک کرے۔ تب عالم الغیب والشہادۃ خدائے واحد نے ڈوئی کے مرنے سے پندرہ روز قبل آپ کو اس فتح عظیم کی اطلاع بھی دیدی۔ اور آپ نے 20 فروری 1907ء کو ایک اشتہار شائع کردیا کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسا نشان دکھائے گا جس میں فتح عظیم ہو گی اور یہ ساری دنیا کے لیے ایک نشان ہو گا۔

ڈوئی کا عبرت ناک انجام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق ڈوئی خدائی قہر کی زد میں آ گیا۔ اس پر مصیبتوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا وہ شخص جو بڑے بڑے نوابوں اور شہزادوں کی طرح معزز تھا وہ ہر رنگ میں ذلیل و رسوا ہوا۔ اخبارات نے اس کی پیدائش ناجائز ثابت کی اور ان خطوط کو بھی شائع کر دیا جو اس کی ناجائز پیدائش کا ثبوت تھے۔ وہ کہا کرتا تھا کہ شراب حرام ہے لیکن لوگوں کو پتہ چل گیا کہ وہ خود شرابی تھا۔ اس شہر سے بے عزتی و رسوائی کے ساتھ نکال دیا گیا جسے اس نے خود آباد کیا تھا۔ اس کی بیوی اور اپنا بیٹا اس کے دشمن ہو گئے اور بالآخر فالج کے دو حملوں سے ایسا اپاہج ہوا کہ اسے ایک تختہ پر ڈال کر لے جایا گیا اور انہی غموں کے باعث وہ دیوانہ اور پاگل ہو گیا اور یوں 1907 میں بڑے دکھ، تکلیف اور حسرت کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً بتایا تھا کہ جو لوگ تجھے ذلیل و رسوا کرنے کا ارادہ کریں گے خدا انہیں ذلیل و رسوا کرے گا۔ اس کی ذلت آمیز ہلاکت کے بعد اس کے مریدوں نے کھلم کھلا بغاوت کر دی۔ اس کے مریدوں

کوبعد کی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وہ ایک نہایت ناپاک اور سیاہ کارانسان تھا۔اس کے عورتوں سے ناجائز تعلقات تھے۔ڈوئی کی ہلاکت کانشان دنیاکی تاریخ میں ایک غیر معمولی نوعیت کانشان تھاجس نے مغرب کی مادیت پرست دنیاکوورطہ حیرت میں ڈال دیا۔امریکہ اوریورپ کے بعض اخبارات نے یہ تسلیم کرتے ہوئے لکھاکہ محمدی مسیح کی پیشگوئی ایسی شان سے پوری ہوئی ہے جس پر وہ جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔چنانچہ اخبار شکاگوٹریبیون نے 10مارچ 1907 کواخبار میں لکھاکہ ڈاکٹر ڈوئی کل صبح 7بجکر 40 منٹ پر شیلوہاوس میں مر گیا۔اس وقت اس کے خاندان کا کوئی فرد بھی موجود نہ تھا۔ڈوئی کی وفات کے چند گھنٹے کے بعداس کے آراستہ وپیراستہ آرام گاہ اوراس کے سارے سامان پر سرکاری ریسیور مسٹر جان ہارٹلے نے صیحون کے قرض داروں کے نام پر قبضہ کرلیا۔یہ خود مصنوعی پیغمبر بغیر کسی اعزاز کے کسمپرسی کے عالم میں مر گیا۔اس کے بستر پر کوئی قریبی عزیز نہیں آیااس کی بیوی اور لڑکااسے چھوڑ کر چلے گئے۔وہ آدمی جو دوسروں کاشفادینے کادعویدار تھاخود کوشفانہ دے سکا۔اس کی غیر مطیع سپرِٹ کواس بیماری کے آگے سر تسلیم خم کرناپڑاجواس کودوسال سے دبوچے ہوئی تھی۔اسکے شفادینے کا ایمان اس کے فالج اوردوسری پیچیدہ امراض کے سامنے بالکل بےطاقت ثابت ہوا۔امریکہ کے اخبار ٹروتھ سیکر نے 15 جون 1907 کے اداریہ میں لکھا:"ڈوئی حضرت محمد مصطفی ﷺ کومفتریوں کابادشاہ سمجھتاتھااس نےنہ صرف یہ پیشگوئی کی کہ اسلام صیحون کے ذریعے سے تباہ کردیاجائے گابلکہ وہ ہرروزدعابھی کرتاتھاکہ ھلال جواسلامی نشان ہے جلدازجلدنابودہوجائے۔جب اس کی خبرہندوستانی مسیح کوپہنچی تواس نے اس ایلیاثانی کوللکاراکہ وہ مقابلہ کونکلے اوردعاکرے کہ ہم میں سے جو جھوٹاہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائے۔یہ اعلان ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی کہ صیحون تباہ ہوجائے گااور ڈوئی حضرت احمد علیہ السلام کی زندگی میں ہلاک ہوجائے۔مسیح موعودؑ کے لیے یہ ایک خطرہ کاقدم تھاکہ وہ لمبی زندگی کے امتحان میں اس ایلیاثانی کوللکاریں۔چیلنج کرنےوالاہر دورمیں کم وبیش پندرہ سال کازیادہ عمررسیدہ تھا۔ایک ایسے ملک میں جوپلیگ یعنی طاعون اور مذہبی دیوانوں کاگھر ہوحالات اس کے مخالف تھے مگر آخر کار وہ جیت گیا۔بوسٹن ھیر لڈ اخبارنے اپنے سنڈے ایڈیشن 23 جون 1907 میں اس پیشگوئی کی تمام تفصیلات درج کیں اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃوالسلام کاپورے قدکافوٹوشائع کیااوراس عنوان کےساتھ اپنے مضمون کوشروع کیا:"مرزاغلام احمدالمسیح ایک عظیم الشان انسان ہیں۔آپ علیہ الصلوٰۃوالسلام نےپہلےڈوئی کی حسرت ناک موت کی پیشگوئی کی جوپوری ہوگئی اوراب طاعون،طوفان اورزلزلہ کی خبر دیتےہیں۔"

ڈوئی کی ہلاکت کی خبر ملتےہی حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃوالسلام نے 17 اپریل 1907 کوفتح عظیم کے عنوان سے ایک مفصل اشتہار شائع فرمایاکہ اللہ تعالیٰ نےڈوئی کے مرنےسےپندرہ روز قبل اپنےکلام کے ذریعہ سے مجھے میری فتح کی اطلاع بخشی جس کو میں اس رسالہ میں جس کانام ہے، **قادیان کے آریہ اور ہم**،کے ٹائیٹل پیج کے پہلے ورق کے دوسرے صفحہ میں ڈوئی کی موت سے قریباً دوہفتےپہلےشائع کرچکاہوں اوروہ یہ ہے:

"خدافرماتاہے کہ میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گاجس میں فتح عظیم ہوگی۔یہ تمام دنیاکے لیےایک نشان ہوگااورخداکےہاتھوں سے اورآسمان سے ہوگا۔چاہیے کہ ہرایک آنکھ اس کی منتظررہے کیونکہ خدااس کوعنقریب ظاہر کرے گاتاوہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کوتمام قومیں گالیاں دےرہی ہیں اس کی طرف سے ہے۔مبارک ہےوہ جواس سے فائدہ اٹھائے!"

اللھم صل علی محمدﷺوعلی آل محمدﷺ وعلی عبدک المسیح الموعود

(نوٹ: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃوالسلام کی پیشگوئیاں قسطوار اگلے شماروں میں شائع کی جائیں گی انشاءاللہ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مِلّی خدمات

منصورہ نصیر۔ مجلس بیت النصر

خدائے ذوالمنن والمجد نے اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام اور حضرت محمد مصطفی ﷺ کی صداقت کے جو نشان عطا فرمائے ان میں ایک بہت بڑا نشان پیشگوئی مصلح موعودؓ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہندوؤں نے اسلام کی صداقت میں نشان کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مطالبہ کو لے کر اُسی واحد ولا شریک خدا کی طرف توجہ کی جس کی تائید و نصرت کے یقینی وعدوں سے اطلاع پاکر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی سچائی کا اس دور میں اعلان کیا تھا، اور نہایت الحاح اور تضرع اور عجز سے اس نشان کے لیے دعائیں کیں۔ خدائے رحیم و کریم نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تڑپ اور اسلام کی صداقت کے لیے اضطراب کو دیکھ کر آپ کو تسلی دی اور آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ایک عظیم الشان نشان کی خوشخبری دی جس کا اعلان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے اپنے اشتہار 20 فروری 1886ء میں فرمایا:

”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے، فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا، وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عمانوایل اور بشیر بھی ہے، اُس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے، اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا، وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر، مظہر الحق والعلاء کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 125-124)

اور وعدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی 9 برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے، بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 128)

اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے 12 جنوری 1889ء کو بیٹا عطا کیا جس کا نام مرزا بشیر الدین محمود احمد ہے۔ پیشگوئی مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بابرکت وجود میں حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات کو دو حصوں میں تقسیم کر کے بیان کیا جا سکتا ہے ایک **مذہبی اور دینی خدمات** اور دوسرے **قومی و ملی خدمات**۔ اس مضمون میں آپ کی سیاسی ملی خدمات کا مختصر ذکر کیا جائے گا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جب مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے، مسلمانانِ ہندوستان ایک نازک دور سے گزر رہے تھے۔ دنیا تیزی سے تبدیل ہو رہی تھی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے نہ صرف مسلمانان ہندوستان کی بلکہ مسلمانان عالم کی بھی بے لوث راہنمائی کی۔ آپ نے جماعت کے سامنے تبلیغ اسلام کے لیے ایک عالمگیر نظام قائم کرنے کا اعلان کیا۔ کیونکہ آپ کی پیدائش کا مقصد ہی دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کرنا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امت مسلمہ کی رستگاری کا بھی بیڑا اُٹھایا جو کہ ہندوستان میں اور ہندوستان سے باہر نہایت دگرگوں حالت میں تھی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 9 نومبر 1914ء کو اپنے مضمون میں ترکی کے شامل جنگ ہونے کو بے سبب اور بے وجہ قرار دیا۔ لیکن حکومت ترکی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق اپنے انجام کی طرف بڑھ رہی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جماعت کو سیاست سے کنارہ کش ہو کر تبلیغ اسلام واحمدیت کی تلقین کرتے تھے لیکن حکومت برطانیہ کی طرف سے نئی پالیسی کا اعلان ہونے کے بعد محض اسلامی ہمدردی کی بنا پر مسلمانوں کی ترجمانی اور اُن کے مفادات کے تحفظ کے لیے میدانِ عمل میں آ گئے اور آپ نے مصمم ارادہ کر لیا کہ ملکی امن کو برقرار رکھنے کے لیے حکومت سے تعاون بھی جاری رکھیں گے اور مسلم حقوق کو بھی پامال نہیں ہونے دیں گے۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 202)

چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ہدایت کے مطابق 15 نومبر 1917ء کو احمدیہ وفد مسٹر مانٹیگو سے ملا اور مسلم مفادات کے تحفظ کے لیے مشورہ دیا کہ ”انتخاب کا کوئی ایسا طریق نہ رکھا جائے کہ جس میں قلیل التعداد جماعتیں نقصان میں رہیں۔ جیسا کہ مسلمانوں کی اکثریت بنگال اور پنجاب میں بہت ہی قلیل ہے۔ لہٰذا یہاں اقلیت کو weightage دینے کا مطلب مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں بدلنے کے مترادف ہوگا۔“

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 202)

اس سلسلہ میں یہ امر بھی واضح رہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا میدان سیاست میں قدم رکھنا ایک تو مسلم حقوق کی حفاظت کی خاطر تھا۔ اس کے علاوہ حضور سیاسی معاملات کو بھی دین کا جزو سمجھتے تھے۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 203) 11 نومبر 1918ء کو جنگ عظیم اوّل کا خاتمہ ہو گیا۔ جنگ کے خاتمے پر تمام ملک میں خوشی منائی گئی۔ (شیخ عبد القادر بی اے ایڈیٹر مخزن، اخبار حق لاہور 23 نومبر 1918ء) حضور خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ عظیم اوّل میں کام آنے والے مسلمانوں کے بچوں کی تعلیم کے فنڈ کے لیے پانچ ہزار روپے عطا فرمائے۔ (الفضل 26 دسمبر 1939) جہاں تک جماعت احمدیہ کے سیاسی مسلک کا تعلق تھا وہ ابتداء سے یہی رہا کہ کوئی ایسی بات نہیں ہونی چاہیے جو ملکی امن کو برباد کرنے والی ہو لیکن جہاں تک جلیانوالہ باغ میں تشدد آمیز کارروائی کا تعلق تھا جو جنرل ڈائر نے کی، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اسے وحشیانہ اور ظالمانہ قرار دیا۔ (ترک موالات اور احکام اسلام صفحہ 2-3، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ان بے لوث خدمات پر مولانا محمد علی جوہر بہت متاثر ہوئے اور آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا: ”وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرز عمل سوادِ اعظم اسلام کے لیے مشعل راہ ثابت ہوگا۔“ (ہمدرد دہلی 26 ستمبر 1927ء)

حضور خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خداداد فراست سے اعلیٰ قیادت کی بھی رہنمائی کی۔ تحریک پاکستان کی سیاسی تگ ودواور جدوجہد میں آپ کاسب سے بڑاکارنامہ یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1933ء میں جب ہندوستان کے حالات ناگفتہ بہ تھے اور مسلمانوں میں افتراق وانتشار پایاجاتا تھاایسے حالات پیدا ہوگئے کہ قائد اعظم محمد علی جناح نے مایوسی کے عالم میں ہندوستان چھوڑ کر لندن جابیٹھنا گوارا کر لیا تھاتو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت پر جو آپ نے حضرت مولاناعبدالرحیم صاحب درد کو فرمائی تھی کہ قائد اعظم کو وطن واپس لانے کی سعی کریں تاکہ وہ مسلمانوں کے حقوق کے لیے سابقہ کوشش جاری رکھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوشش فرمائی اور قائد اعظم کوواپس لانے میں کامیابی حاصل کی۔

اس وقت کے حالات کے متعلق قائد اعظم خود لکھتے ہیں:

”اب میں مایوس ہوچکاتھا۔ مسلمان بےسہارااورڈانواں ڈول ہورہے تھے۔ کبھی حکومت کے یاروفاداران کی رہنمائی کے لیے میدان میں آموجود ہوتے تھے کبھی کانگرس کے نیاز مندان خصوصی ان کی قیادت کا فرض ادا کرنے لگے تھے۔ مجھے ایسامحسوس ہونے لگاکہ میں ہندوستان کی کوئی مدد نہیں کر سکتانہ ہندوذہنیت میں کوئی خوشگوار تبدیلی کر سکتاہوں نہ مسلمانوں کی آنکھیں کھول سکتاہوں آخر میں نے لندن ہی میں بودوباش کافیصلہ کر لیا۔“

اس ناموافق صورت حال کے باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کادلی منشاءاور خواہش تھی کہ پھر سے قائد اعظم کوسیاست ہند میں حصہ لینے کے لیے آمادہ کیاجائے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کام کے لیے حضرت مولوی عبدالرحیم درد کو منتخب فرمایا۔ چنانچہ انہوں نے مارچ 1933ء میں انگلستان پہنچ کر حضور کی ہدایت کے مطابق قائد اعظم سے رابطہ کر لیاتھااور یہ تقریر اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھی۔ آپ واپس آئے اور مسلمانوں کی قیادت سنبھالی۔ اس طرح بالآخر 1947ء میں پاکستان معرض وجود میں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیش گوئی مصلح موعود میں رحمت کانشان اور فتح وظفر کی کلید قرار دیاتھا۔ ان دونوں دعووں کی صداقت مسلمانان ہندوستان کی تاریخ کے آئینہ میں واضح طور پر دیکھی جاسکتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ آپ کے حصے میں جدید یونیورسٹیوں کے ایوان نہیں بلکہ مسجد کا گوشہ آیاتھا۔ آکسفورڈاور ھارورڈ کے کلاس روم نہیں بلکہ مکتب کی چٹائی آئی تھی۔ لیکن آپ نے جس بے مثال ذہانت وفطانت سے مسلمانانِ ہندوستان کی نازک لمحوں میں کامیاب راہنمائی فرمائی جہاں لمحوں کی خطاصدیوں کی سزابن جاتی ہے۔ آپ کی راہنمائی کا یہ سلسلہ قیامِ پاکستان کے بعد بھی جاری رہا۔ کاش کشمیر کے معاملہ میں پاکستان کی قیادت آپ کامشورہ مان لیتی اور کشمیر کو حیدر آباد دکن کے بدلہ میں قبول کر لیتی تو آج کشمیر نہ صرف پاکستان کا حصہ ہوتا بلکہ 70 ہزار مظلوم کشمیریوں کے خون سے ہولی نہ کھیلی جاتی۔ اور ہزاروں عورتوں کی آبروریزی نہ ہوتی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیاخوب فرمایا:

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ　　　ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

ماٰخذ:

https://www.alfazlonline.org/18/02/2020/12018/

نظم

اے فضل عمر تیرے اوصاف کریمانہ
یاد آ کہ بناتے ہیں ہر روح کو دیوانہ

ہر روز تو تجھ جیسے انسان نہیں لاتی
یہ گردشِ روزانہ یہ گردشِ دورانہ

دکھ درد کے ماروں کو سینہ سے لگاتا تھا
تو سوچتا ہی نہ تھا اپنا ہے یا بے گانہ

قدرت نے جنہیں بخشا اِک نورِ یقیں محکم
ہائے وہ تیری آنکھیں وہ نرگسِ مستانہ

ہاں علم و عمل میں تھا اِک پیکرِ عظمت تو
قرآن کا شیدائی اللہ کا دیوانہ

اسلام کی مشعل کو دنیا میں کیا روشن
اور تو نے اُجاگر کی سرگرمیئے فرزانہ

محمود کے مقصد کو عابد ہے دعا میری
دنیا میں ملے جلدی اِک نصرتِ شاہانہ

(از مبارک احمد عابد)

دنیا کے بگڑتے ہوئے حالات اور خلیفہ وقت کی رہنمائی

نبیلہ رفیق۔ مجلس درامن

فرمان حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز:

"دعا کی طرف بھی دوبارہ توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں عمومی امن بھی قائم فرمائے۔ وہ امن جس کی خاطر آنحضور ﷺ نے اپنے زمانے میں بھی کوششیں کیں اور یہی مقصد ہے آپ ﷺ کے آنے کا، اور یہی مقصد ہے اسلام کی تعلیم کا۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہی ہو سکتا ہے اور اس کے لیے دعاؤں کی بھی خاص ضرورت ہے۔ بظاہر لگتا ہے کہ دنیا والے اب اپنے پاؤں پر کلہاڑا مارنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ ظاہری طور پر امن کی صورت نظر نہیں آ رہی۔"

حضورِ انور نے مزید فرمایا: "دوسرے ان مغربی ممالک میں اب مسلمانوں کے خلاف بھی مہم بہت تیز ہو گئی ہے اور آئندہ خیال یہی ہے کہ مزید ہو گی۔ اس کے لیے بھی مسلمانوں کو اپنی بقا کے سامان کرنے ہوں گے، ایک اکائی بننا ہو گا، اپنی حالتوں کو بہتر کرنا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ اسے سمجھنے والے ہوں۔ مسلمان ملکوں سوڈان وغیرہ میں مسلمان مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں، ان کے لیے بھی دعا کریں۔ یہ دین کے اصل مقصد کو بھول کر بھائیوں کو مار رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ غیر بھی مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ملک و قوم کی خدمت کرنے والا اور امن قائم کرنے والا بنائے۔ (آمین)"

(روزنامہ الفضل آن لائن 8 جولائی 2024)

اکثر سننے میں آتا ہے کہ انسانی معاشرے کی حالت جو آج ہے وہ پہلے کبھی نہیں تھی۔ نہ جانے یہ بات تاریخی لحاظ سے کتنی درست ہے کیونکہ الہامی کتب سے تو ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ ابتدائی انسان جن میں حضرت آدمؑ کی اولاد بھی تھی ان کے درمیان بھی محض معمولی سی بات سے جھگڑا ہوا اور بات قتل تک پہنچ گئی۔ گویا جب سے انسانی زندگی زمین پر اتری ہے، اور جب سے اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کی صورت میں انسان زمین پر پھیلائے ہیں تب سے ہی دنگے فساد کی ابتدا ہو گئی تھی۔ ایک دوسرے سے حسد کرنا، کسی دوسرے کی فضیلت پر اپنا حق سمجھنا اور دوسرے کے مال کو اپنے قبضے میں کرنے کی حرص اور خواہش نے ہمیشہ سے ہی انسانی معاشرے میں ایک بے چینی پیدا کی ہوئی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ انسان بڑھتے اور زمین میں پھیلتے رہے اور منفی اور مثبت جذبے بھی ترقی کرتے رہے۔ کہیں نیکیوں اور حسنات نے سایہ کیے رکھا اور کہیں منفی رجحان کے حامل جذبات نے انسانی معاشرے میں آگ بھر دی۔ خالقِ کائنات جو علیم بھی ہے اور حکیم بھی، جس نے انسانیت کو سبق سکھانے کے لیے شہر شہر کوچے کوچے میں اپنے نائب (انبیاء) اتارے اور ان کے ذریعے انسانی زندگی کے قیام کی غرض پہنچائی جس کا قرآن میں اس طرح ذکر ہے کہ "ہم نے انسان کو محض عبادت کے لیے پیدا کیا ہے"۔ اس سے پہلی الہامی کتب اور صحائف میں بھی یہی مضامین اترے اور انسانی دنیا کو انبیا کے ذریعے پہنچائے گئے مگر جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ وقت اور انسانی بھیڑ نے اپنی من مانی کرنا شروع کر دی۔ محض حسد یا ایک دوسرے کی

نعمتیں چھیننے کا مسئلہ ہی نہیں ،اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کے آپس کے تعلقات ، حقوق وفرائض کے اندر حد سے بڑھتا ہوا تضاد، حکمرانی کا غرور، غلامی کی احساس کمتری، طاقت ور کا ظلم اور کمزور کی بے بسی، ان سب عناصر نے مل کر اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ایسے بھلایا جیسے ان پر کوئی اور طاقت کبھی موجود ہی نہیں تھی۔

ایک دوسرے پر حاکمیت کے جھگڑے ایک طرف اور گھریلو فساد اور جھگڑے ایک طرف۔ اب صورت حال یہ ہے کہ وہ مقصد جو اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا بتایا تھا سوائے گنتی کے لوگوں کے باقی دنیا سے بالکل کٹ چکا ہے۔ خدا کو ایک ماننے والے، اس کے انبیاء کو ماننے والے اور انبیاء کی تعلیم کے وارث بننے والے اور خدا اور اس کی الہامی کتب کو نہ ماننے ایک ہی پانی میں نہا رہے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا تھا کہ میں نے تمہیں اس لیے پیدا کیا ہے کہ تم عبادت کرو۔ پھر عبادت کی تفصیل اپنے پیارے رسول ﷺ کے ذریعے کھول کھول کر بتا دی کہ عبادت میں ایک اللہ کی عبادت ہے اور دوسری انسانوں کی خدمت ہے۔ مگر نافہم اور ناسمجھ انسان نے دنیا بنانے والے کے اصولوں کو بھی اپنی ہوا اس کا غلام سمجھ بیٹھا ہے جس کا نتیجہ ”اَلْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ“ کی صورت میں نکلتا رہا۔ اب بھی یہی صورت حال ہے اور ہمیشہ آگے بھی یہی نتیجہ نکلے گا۔ اگر اس دنیا کے جن وانس نے خدائے واحد ویگانہ کا حکم نہ سمجھا تو اس آگ کو روکنا ناممکن ہو جائے گا۔ اب سوال یہ ہے کہ اس وقت کون ہے جو خدا اور رسول کے حکم کو پھیلانا چاہتا ہے اور گاہے بگاہے دنیا کو خبردار کر رہا ہے، ظاہر ہے۔ جماعت احمدیہ اور اس کے خلفاء کے علاوہ کون ہو سکتا ہے۔

ایک مختصر سی جھلک الفضل انٹرنیشنل کی ایک رپورٹ میں یوں درج ہے:

”آج خلافت خامسہ کے بابرکت دور سے گزرتے ہوئے جب ہم اس مبارک عہد پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام **”وہ بادشاہ آیا“** ایک نئے رنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات اقدس کے ذریعہ پورا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کو لیے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر بڑے فورم پر دنیا کی راہنمائی کے لیے خطابات فرما رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بڑی بڑی پارلیمنٹس میں تشریف لے جاتے ہیں اور ان کی راہنمائی کے سامان کرتے ہیں۔ اس وقت خلیفۃ المسیح ساری دنیا میں **”امن کے سفیر“** کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ دنیا میں امن کی ضرورت اور عالم انسانیت پر منڈلاتے تیسری جنگِ عظیم کے مہیب سائے سے حضور انور بار بار اقوام عالم کو خبردار فرما رہے ہیں۔ اسی تناظر میں اپنے دور خلافت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز متعدد سربراہان مملکت کو مل چکے ہیں۔ کئی پارلیمنٹس میں خطاب فرما چکے ہیں۔ عالمی طاقتوں کے راہنمائوں کو خطوط لکھ چکے ہیں۔ سینکڑوں ممبران پارلیمنٹ اور سینٹرز کو شرف ملاقات بخش چکے ہیں۔ درجنوں ممالک کے سفارتکاروں کی رہبری فرما چکے ہیں۔ دنیا بھر میں پھیلے بے شمار معززین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نصائح کو سنتے اور ان پر عمل کرتے ہیں۔ دنیا کے کئی طاقتور ملکوں کے ایوانوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطاب فرما چکے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 10 جنوری 2020 محمد فاتح ملک)

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبات، تقاریر، مجالس عرفان کے علاوہ برطانوی پارلیمنٹ، امریکی اور کینیڈین پریس سے زمانے کی حالت کے متعلق اپنے خدشات اور اس کا حل قرآن کی رو سے اس طرح بیان فرمایا ہے، جسے ہم انتہائی اختصار سے دہراتے ہیں۔ آپ کی اس کاوش کی

آپ نے قرآن کے احکام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پاک سنت اور احادیث کی روشنی میں کھول کھول کر واضح کر دیا ہے کہ امن لینا ہے تو سنت رسول ﷺ پر عمل کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بھوکے کو کھانا کھلاؤ تو یہ نہیں فرمایا کہ احمدی بھوکے کو یا مسلمان بھوکے کو کھانا کھلاؤ بلکہ

ہر بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ مسکین کی اور ضرورتمند کی ضرورت پوری کرو، تو یہ بھی ہمارا فرض ہے کہ ہر مسکین اور ہر ضرورتمند کی ضرورت پوری کریں۔ یہ تمام فرائض ہم نے ادا کرنے ہیں اور ایک مومن کو اس قسم کی باتیں زیب نہیں دیتیں کہ وہ اعتراض کرے کہ فلاں کو کیوں دیا اور فلاں کو نہیں دیا۔ بلکہ مومن کے فرائض میں داخل ہے کہ بلا امتیاز ہر ایک کی خدمت کرے۔ دوسرے ہم یہاں جو چیریٹی واک وغیرہ کرتے ہیں اس میں غیر بھی کافی بڑی تعداد میں حصہ لیتے ہیں۔ اور یہی رقمیں جو چیریٹیز کو دی جاتی ہیں وہ لوگ بھی جب آتے ہیں تو ہماری چیریٹیز میں حصہ ڈالتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہاں کی مقامی چیریٹیز کا بھی حق بنتا ہے کہ خدمت انسانیت کے لیے جو کام وہ کر رہے ہیں ہم بھی ان کے ساتھ اس میں شامل ہو جائیں۔ ہمیں تو آنحضرت ﷺ کے اُسوہ حسنہ میں یہ نظر آتا ہے کہ نبوت کا مقام ملنے کے بعد بھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر آج بھی مجھے غیروں کی طرف سے ضرورتمندوں کی مدد کے لیے بلایا جائے تو مَیں شامل ہو جاؤں۔ (خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31 اکتوبر 2014، الفضل انٹرنیشنل)

مندرجہ بالا فرمان میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اشارہ حلف الفضول جو معاہدہ تھا اس کی طرف تھا جس میں نبوت سے بہت پہلے مکّہ کے بعض لوگوں نے اکٹھے ہو کر غریبوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے تنظیم بنائی تھی جس میں آپ ﷺ بھی شامل تھے۔ اس خطبہ کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پس آج مسیح محمدی کے غلاموں کا یہ کام ہے کہ حکمت اور محنت سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے ہوئے خیر اور بھلائی کی اسلامی تعلیم کو ہر دل میں گاڑدیں اور اس کے لیے بھرپور کوشش کریں۔ اس کے لیے دنیا میں ہر جگہ داعیانِ الی اللہ کی تعداد کو بڑھانے اور فعّال کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ افرادِ جماعت کو بھی اور جماعتی نظام کو بھی اس طرف توجہ دینے کی بھرپور توفیق عطا فرمائے۔“

مسجد فضل کی تعمیر کے سو سال پورے ہونے پر مسلمان بھائیوں کو آپس میں پرامن ہو کر مل کر رہنے پر زور دیتے ہوئے فرمایا: ”خدا تعالیٰ سے دُوری کی وجہ سے آپس میں جنگیں ہوتی ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ جماعت احمدیہ کو اسی غرض کے لیے بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دوری کی وجہ سے جنگیں ہوتی ہیں اور سب کو اکٹھا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے کہ وہ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کریں اور باہمی اختلافات کو دور کریں اور آپس میں اتحاد اور محبت پیدا کریں۔ پس جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان تمام نسلی جنگوں اور سیاسی جنگوں کو مٹانے میں کوشاں رہے گی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہر ملک کے مختلف مذاہب کے جو نیک دل لوگ ہیں ان کوششوں میں اس کے مددگار ہوں گے کہ امن قائم کیا جائے اور اس کے آثار بھی نظر آرہے ہیں۔ جیسا کہ اس وقت مختلف اقوام کے معزز لوگ آج اس اجتماع میں ہیں اس سے ظاہر ہے کہ ہم اکٹھے ہو رہے ہیں اور آج سو سال بعد اس زمانے میں بھی ہم نے یہی دیکھا ہے کہ آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سارے لوگ، مختلف قوموں کے لوگ، مختلف مذاہب کے لوگ جب آتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے پلیٹ فارم پر ہم سب ایک ہو جاتے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 اکتوبر 2024، الفضل انٹرنیشنل)

دعا ہے کہ ہم اپنے پیارے امام کی راہنمائی کے مطابق دنیا میں امن و ایمان قائم کرنے میں اہم کردار ادا کرنے والے ہوں۔

آمین ثم آمین

”لجنات حضور انور کے ارشاد کے مطابق روزانہ دو نوافل کا التزام کریں۔
جماعت ناروے نے نفلی روزہ کے لیے ہر سوموار کا دن مقرر کیا ہوا ہے۔“

وفاتِ مسیحؑ طب کی رو سے

منہا صفدر ملک - مجلس نتید ال

وفاتِ مسیح پر مذہبی حلقوں میں اختلاف بہت سے دوسرے نکات پر اختلاف کا باعث بنتا ہے۔اس نکتہ پر ہماری جماعت کے پیارے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو موقف ہمیں سمجھایا وہ مذہبی، عقلی اور طبی لحاظ سے اسقدر بے عیب ہے کہ آج کے سائنسی دور میں بھی اس میں کوئی نقص نہیں نکالا جا سکتا۔

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کا 1945 میں کتاب Where did Jesus die کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا اور اب تک اس کے 10 ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔اس مضمون میں پیش کیے گئے زیادہ تر نکات اسی کتاب سے لیے گئے ہیں۔اس میں انہوں نے یہ تحریر کیا ہے کہ یہ نظریہ کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ بے ہوش ہو گئے تھے اور بعد میں صحت یاب ہو کر کچھ سال زندہ رہے، دراصل ایک قدیم نظریہ ہے۔1928 میں مولوی اے آردرد، جو اس وقت کے ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر تھے، نے اس نظریہ کے بارے میں عیسائیوں کے مشنریوں، علماء اور پروفیسروں سے ایک تحریری استفسار کیا۔کچھ مشنریوں نے یہ جواب دیا کہ اس نظریہ کو پہلے ہی رد کیا جا چکا ہے۔دوسروں نے اس نکتے پر لاعلمی کا اعتراف کیا۔ایڈیٹر ان کا جواب دوبارہ پیش کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ان جوابات سے یہ بات کافی حد تک واضح ہے کہ خود عیسائی علماء نے بھی اس نظریہ کو بالکل رد نہیں کیا۔

اس بارہ میں ایک اہم حوالہ Dr Hugo Toll کی کتاب Dog Jesus på korset? میں ملتا ہے، ڈاکٹر ہیوگو جو کہ 1897 سے 1923 تک سویڈن میں سٹاک ہولم ہسپتال میں کام کرتے رہے، سویڈن کی ایک ممتاز طبی اتھارٹی سمجھے جاتے تھے اور عالمی شہرت رکھتے تھے، وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"یسوع کے زمانے سے بہت پہلے مصلوبیت (کسی کو سولی پر چڑھانا) بہت عام تھی، اور رومی اسے کثرت سے استعمال کرتے تھے۔وہ اپنے شکار کو فوری موت دینے کی بجائے مصلوبیت کے ذریعہ ایک آہستہ اور اذیت ناک سزا دینا پسند کرتے تھے۔تماشائیوں کے لیے یہ ایک مقبول تفریح ہوا کرتی تھی۔اس کے لیے کوئی طریقہ کار وضع نہیں تھا، اس لیے جلاد اپنے شکار کے ساتھ ویسا ہی سلوک کر سکتے تھے جیسا وہ چاہتے تھے۔کبھی وہ اپنے شکار کے پورے جسم کو رسیوں سے باندھتے تھے، کبھی صرف ہاتھوں کو۔متاثرہ شخص کو جسمانی اور ذہنی تکلیف تو اٹھانی ہی پڑتی مگر سب سے بری چیز بدنامی تھی۔یہ سزا عام طور پر غلاموں، انتہائی پست طبقے کے لوگوں کو اور مجرموں، غداروں اور باغی افراد کے لیے ہوا کرتی تھی۔"

جب یسوع کو صلیب پر لٹکایا گیا وہ موسمِ سرما کا وقت تھا۔(جان 18:18) غالباً ان کے جسم کا زیادہ حصہ بغیر کپڑوں کے تھا۔یہ کہا جاتا ہے کہ صلیب سے پہلے انہوں نے یسوع کو پینے کے لیے کچھ پیش کیا۔ہم بالکل نہیں جانتے کہ یہ کیا تھا۔شراب اور پت، یا شراب اور مرر؟ جب کوئی اس مشروب کا ذائقہ چکھ لیتا تو وہ اس کو نہ پیتا۔(میتھیو 27:48) مگر صرف چکھنے ہی سے گلے میں اس قسم کی تکلیف ہوتی کہ کوئی اور شے نگلنا ممکن نہ ہوتا۔ہم جانتے ہیں کہ جب لوگ ذہنی یا جسمانی طور پر تکلیف میں ہوں وہ اکثر پانی مانگتے ہیں، لیکن اس صورت میں وہ اسے نہیں پی سکتے تھے۔یہ عارضی neurasthenia کا بھی ثبوت ہو سکتا ہے۔ میتھیو (27:50) کہتا ہے کہ یسوع نے بلند آواز سے پکارا اور روح کو چھوڑ دیا۔(زور بلند پر ہے) یہ آواز اس قدر بلند تھی کہ جلّاد یسوع کی طرف متوجہ ہوا۔ جلّاد شاید تجربے سے جانتا تھا کہ عام طور پر مرتے ہوئے شخص میں اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ وہ اونچی آواز میں پکار سکے اس لیے قرینِ قیاس ہے کہ یسوع کے اندر ضرور کچھ قوت باقی تھی۔جان کی داستان میں کچھ ایسے واقعات ہیں جو ایک ڈاکٹر کے لیے دلچسپ ہیں، کیونکہ یہ نکات بہت حقیقت پسندانہ ہیں اور شدید شاک اور بے ہوشی کے حملے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔بے ہوشی کی عام وجہ یہ ہے کہ سر اور دماغ کو خون کم ملنے کی وجہ سے مریض کا چہرہ پیلا ہو جاتا ہے۔اگر آپ مریض کو اس حالت میں لٹائیں گے، تو اسے گلے اور منہ میں خشکی محسوس ہو گی، اور ممکن ہے کہ وہ لڑکھڑاتی یا روتی ہوئی آواز میں "پانی" طلب کرے۔بے ہوشی میں تو یہ ممکن ہے مگر مرنے والا عام طور پر پانی نہیں مانگتا۔بیہوش ہونے والا شخص، تاہم (پیاس کے ناقابل برداشت احساس کے بعد) ہوش کھونے لگتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اسے ایسے لگے کہ زمین اس

کے نیچے غائب ہو رہی ہے، اور اسے پرواز کا احساس ہو۔ اور وہ الوداعی انتباہ کے طور پر شاید چلائے، میں مر رہا ہوں۔ لیکن ایک مرنے والا شخص، جو خون بہنے اور اذیت سے مکمل طور پر تھکا ہوا ہو، صرف اپنا منہ کھولے گا اور اپنی سانس کھینچے گا۔ وہ کبھی بھی ڈرامائی الفاظ استعمال نہیں کرے گا جیسے یسوع نے یہ الفاظ کہے (سب ختم ہو گیا ہے۔ میں مر رہا ہوں) نہ صرف یہ بلکہ یسوع نے ظلم کرنے والوں کے لیے دعا بھی کی۔

ڈاکٹر ہیوگو آگے لکھتے ہیں کہ اس موقع پر یسوع نے ڈاکوؤں (دوسرے لوگ جن کو مصلوب کیا جا رہا تھا) کو صلیب پر دیکھا پھر وہ اپنی اور تمام انسانوں کی آزادی کے بارے میں سوچتا ہے۔ پھر وہ اپنی ماں اور اس کے مستقبل کے بارے میں سوچتا ہے، ایک اچھے بیٹے کی طرح۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ مسیحا ہے، کہ وہ خدا کی زمین کو تعمیر کرے گا۔ شاید وہ اسے اپنی تکلیف سے پورا کر لے۔ اسے حضرت داؤد کا ایک ترانہ یاد آیا، میرے خدا، میرے خدا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ آخر کار، پریشانی اور بے ہوشی اسے اپنے بارے میں سوچنے پر مجبور کرتی ہے، "اے باپ، میں اپنی روح تیرے ہاتھ میں دیتا ہوں" اور آخر میں وہ چلّاتا ہے "پانی، میں مر رہا ہوں"۔

عیسیٰ کس چیز سے مرے؟ انجیل میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ "اس نے روح کو چھوڑ دیا۔" کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ صلیب پر فوت ہو گئے؟ جلّاد نے بھی یہی سوچا۔ ورنہ وہ موت کو یقینی بنانے کے لیے ہڈیاں توڑ دیتا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ مصلوب افراد کئی دنوں کی تھکن، بھوک، یا شکاری پرندوں یا دوسرے جنگلی جانوروں کے حملوں سے مرتے تھے۔ یسوع کے ساتھ مصلوب ہونے والے ڈاکو شام کے وقت زندہ تھے اور سپاہیوں کو ان کو مارنا پڑا۔ جب یوسف نے پیلاطس کو بتایا کہ یسوع مر گیا ہے، تو اس نے اس پر یقین نہیں کیا۔ اس نے صوبیدار سے سوال کیا، اس لیے کہ پیلاطس کو ان چیزوں کا تجربہ تھا۔ یسوع کی موت تھکن اور خون بہنے سے ہو سکتی تھی، لیکن اس کا امکان نہیں ہے۔

John نے اس واقعہ کو تفصیلاً بیان کیا ہے، وہ شاید اس واقعہ کی اہمیت کو جانتے تھے۔ بعد میں سمجھنے والوں نے اس پر بات کرنے کی ہمت نہیں کی۔ ان کے بیانیے میں یہ درج ہے کہ یسوع کو صلیب پر چڑھانے سے پہلے کوڑے لگائے گئے تھے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس سے جلد پر شدید ورم اور چھالے بن جاتے ہیں۔ میڈیکل زبان میں اسے epanchments traumatiques de serosite کہتے ہیں۔ سپاہیوں میں سے ایک نے چھالوں کو دیکھا اور ان میں سے ایک کو نوچ ڈالا، شاید شرارت کی وجہ سے، شاید تھوڑی بے احتیاطی سے، اس نے یسوع کو زخمی کر دیا، اور اس جگہ سے خون اور پانی نکل آیا۔ اب حضرت عیسیٰؑ بظاہر مر چکے تھے، مگر اصل میں بے ہوش تھے۔ جاہل اور ان پڑھ لوگ یہ نہیں سمجھتے تھے کہ مردہ جسم سے خون نہیں نکلتا۔ ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے اسے ایک عارضی قبر جو قریب ہی تھی اس میں ان کو ڈال دیا۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ توانائی بحال ہونے پر اور تھوڑی تھوڑی مدد ملنے پر وہ چھپتے چھپاتے سفر کے قابل ہوئے۔ عیسائی لٹریچر میں یہ ملتا ہے کہ وہ Orient میں ایک مذہبی جماعت قائم کرتے ہیں جس کی بنیاد اس عقیدے پر رکھی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مصلوب ہونے کے بعد زندہ رہے، ہندوستان کی طرف چہل قدمی کرتے رہے اور آخر کار عزا کے نام سے کشمیر کی وادی سری نگر میں آباد ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ 120 سال کی عمر تک زندہ رہے اور وہیں دفن ہوئے۔ وہاں وہ یوز آصف کے نام سے جانے جاتے تھے۔

سویڈن کے اس بہت ہی نامور طبی اتھارٹی ڈاکٹر ہیوگو ٹول کی یہ آزادانہ رائے ہے جو انجیل کے بیانات کا بغور جائزہ لینے کے بعد دی گئی ہے، اس میں کوئی شک نہیں رہ جانا چاہیے کہ عیسیٰ صلیب پر نہیں مرے تھے، اور اگر کسی طبی اتھارٹی نے ان کا معائنہ کیا ہوتا، جب وہ صلیب سے نیچے اتارے گئے، وہ یقینی طور پر اس کے مطابق تصدیق کرتے۔ اس کے علاوہ ہم جانتے ہیں کہ نظامِ قدرت کے جو اصول ہیں اُن سے کوئی جاندار مبرّا نہیں ہے اور یہ قانون جو قرآن میں بیان ہوا کہ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ اس میں کوئی استثنا نہیں ہے اور یہی بات جدید طبّی علم سے بھی ثابت ہوتی ہے۔

ماٰخذ:

Where did Jesus die? Book by Jalal ud Din Shams – chapter 6
Modern Medical Opinion

سیرت حضرت مریم علیہا السلام

مریم سکینہ، مجلس اولن ساکر

اس چھوٹی بچی کی والدہ نے جب اس کو خدا کے راستے میں وقف کیا تو اپنے ایک بزرگ کی سرپرستی میں دیا۔ وہ جب بھی اس کی خبر گیری کے لیے آتے تو اس کو عبادت اور دعا میں مصروف پاتے۔ ایک دن جب وہ اس بچی کے کمرے میں داخل ہوئے تو انہوں نے اس کے پاس میوے، پھل (از قسم انگوروں کے گچھے) پائے۔ ان کے پوچھنے پر اس نے کہا۔ "اللہ تعالیٰ مجھے رزق دیتا ہے"۔

قرآن شریف میں اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:

"جب کبھی بھی زکریا اس کے پاس محراب میں داخل ہوا تو اس نے اس کے پاس کوئی رزق پایا۔ اس نے کہا اے مریم! تیرے پاس یہ کہاں سے آتا ہے؟ اس نے (جواباً) کہا یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ یقیناً اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔"

(سورۃ آلِ عمران آیت 38)

اردو ویکیپیڈیا کے مطابق حضرت مریم کے والد کا نام عمران تھا اور والدہ کا نام حنہ تھا۔ حضرت مریم کی پیدائش سال 20 قبل مسیح میں ہوئی، اور سالِ وفات 100 یا 120 عہد مسیح ہے۔ یوحنا کی بائبل میں آپ کے والد کا نام یوآکم یا یوشی ہے، اور جائے پیدائش یروشلم کے نزدیک ناصرہ ہے۔ حضرت مریم کے والدین حضرت داود علیہ السلام کی نسل سے خیال کیے جاتے ہیں۔

مریم بنت عمران کی والدین یہودی مذہب اور قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ اور ان کے مذہبی لوگ معبد کی خدمت کے لیے بچوں (لڑکوں) کو وقف کرتے تھے۔ حضرت مریم کی والدہ نے منت مانی کہ اپنا پیدا ہونے والا بچہ وہ وقف کر دیں گی۔ ان کے خیال میں ایک لڑکے کی پیدائش متوقع تھی۔ مگر جب مریم پیدا ہوئیں تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ یہ تو لڑکی ہے، مگر پھر بھی منت کے مطابق بیٹی کو اللہ کی راہ میں وقف کرنے کا وعدہ پورا کیا اور اپنی بیٹی کا نام مریم رکھا اور اللہ کو مخاطب کر کے کہا: "اے اللہ! میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے، میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔"

(سورۃ آلِ عمران آیت 37)

اس طرح آپ کی نیک والدہ کی قربانی اور دعا کو قبول فرما کر اللہ تعالیٰ نے اپنے بزرگ نبی حضرت زکریا علیہ السلام کو ان کا کفیل مقرر کرنے کا سبب بنایا۔ اور بچپن ہی سے ان کو شیطان کے اثر سے محفوظ رکھنے کا انتظام فرمادیا۔ اور اس بچی کے ساتھ معبد میں پیش آنے والے واقعات اور اللہ تعالیٰ کے سلوک سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی والدہ کی قربانی کو شرف قبولیت عطا فرمائی۔ حضرت مریم کی والدہ کی زبان آرامیک میں مریم نام کا مطلب ہے پاک دامن۔ اس طرح سے آپ اسم بامسمیٰ ثابت ہوئیں۔

قرآن کریم میں جن آیات کریمہ میں حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر ہے اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے والدین ایک

معززاور بزرگ مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے جن کی معاشرے میں بہت عزت تھی اور اسی لیے حضرت مریم کی پیدائش اور ان کی والدہ کے ان کو وقف کرنے کے فیصلے کے بعد بہت سے یہودی بزرگ ان کو اپنی کفالت میں لینا چاہتے تھے۔اس لئے قرعہ فال نکالنا پڑا اور جس کے نتیجہ میں حضرت زکریا کا نام نکلا اور کفالت ان کے ذمہ آئی۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم حضرت مریم کی سیرت پر کس طرح روشنی ڈالتا ہے۔

سورہ ء آل عمران کی مندرجہ بالا آیت(38) سے ہمیں علم ہوتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام نے اپنی والدہ کی ان کو وقف کرنے کی نیت کو کس طرح پورا کیا اور کس طرح آپ کو چھوٹی عمر سے اللہ تعالی کی ذات پر پختہ یقین ہونے کے ساتھ اس کی ذات کا عرفان بھی حاصل تھا کہ رزق عطا کرنے پر صرف وہی قادر ہے۔ حضرت مریم کے عظیم مقام کا اندازہ قرآن کریم میں آپ کے لئے استعمال کیے گئے القابات سے ہوتا ہے: مومن، اطاعت گذار، پاک دامن، خدا تعالی کی کتابوں پر ایمان لانے اور تصدیق کرنے والی۔ فرشتوں سے ہم کلام ہونے والی، اللہ تعالی کے نبی کی والدہ، برگزیدہ اور تمام دنیا کی عورتوں میں افضل ترین۔

قرآن کریم میں ایک پوری سورۃ حضرت مریم علیہا السلام کے نام سے موجود ہے، جس کی آیات سولہ تا چھتیس میں آپ کا تذکرہ ہے۔ اس کے علاوہ اور مختلف جگہ پر بھی آپ کا تذکرہ ہے۔ اس کے علاوہ بیس مقامات پر بطور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے ان کا نام ملتا ہے۔

قرآن میں آپ کا تذکرہ جن آیات میں کیا گیا ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔

حضرت مریم بحیثیت مومن، پاک دامن اور باعصمت:

قرآن پاک میں دوخواتین کو مومنوں کی مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿12﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿13﴾

ترجمہ: اوراللہ نے اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے فرعون کی بیوی کی مثال دی ہے۔ جب اس نے کہا اے میرے ربّ! میرے لئے اپنے حضور جنت میں ایک گھر بنادے اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچالے اور مجھے ان ظالم لوگوں سے نجات بخش۔ اور عمران کی بیٹی مریم کی (مثال دی ہے) جس نے اپنی عصمت کو اچھی طرح بچائے رکھا تو ہم نے اس (بچے) میں اپنی روح میں سے کچھ پھونکا اور اس (کی ماں) نے اپنے ربّ کے کلمات کی تصدیق کی اور اس کی کتابوں کی بھی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی۔

(سورۃ التحریم آیت 12-13)

حضرت مریمؑ کی فضیلت:

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿43﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿44﴾

اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم! یقیناً اللہ نے تجھے چن لیا ہے اور تجھے پاک کر دیا ہے اور تجھے سب جہانوں کی عورتوں پر فضیلت بخشی ہے۔ اے مریم! اپنے ربّ کی فرمانبر دار ہو جا اور سجدہ کر اور جھکنے والوں کے ہمراہ جھک جا۔

(سورۃ آلِ عمران آیت 43-44)

حضرت مریمؑ کو حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کی بشارت:

إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ
اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿46﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ
وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿47﴾
قَالَتْ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ ؕ
قَالَ كَذَٰلِكِ اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ؕ
إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿48﴾
وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ ﴿49﴾

ترجمہ: جب فرشتوں نے کہا اے مریم! یقیناً اللہ تجھے اپنی طرف سے ایک پاک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہو گا۔ دنیا اور آخرت میں وجیہ اور مقربین میں سے ہو گا۔ اور وہ لوگوں سے کلام کرے گا پنگھوڑے میں اور ادھیڑ عمر میں اور پاکبازوں میں سے ہو گا۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! میرے کیسے بیٹا ہو گا جبکہ کسی بشر نے مجھے نہیں چھوا۔ اس نے کہا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لے تو اسے صرف یہ کہتا ہے کہ "ہو جا" تو وہ ہونے لگتا ہے اور ہو کر رہتا ہے۔ اور وہ اُسے کتاب اور حکمت کی تعلیم دے گا اور تورات اور انجیل کی۔

(سورۃ آلِ عمران آیت 46-49)

حضرت مریم کی حیرانی اور اضطراب کا ذکر جب ان کو فرشتے نے لڑکے کی بشارت دی قرآن پاک میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

"اور (اس) کتاب میں مریم کا ذکر کر۔ جب وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہو کر جانبِ مشرق ایک جگہ چلی گئی۔ پس اس نے اپنے اور ان کے درمیان ایک حجاب حائل کر دیا۔ تب ہم نے اُس کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا اور اس نے اس کے لئے ایک متناسب بشر کا تمثل اختیار کیا۔ اس نے کہا میں تجھ سے رحمان کی پناہ میں آتی ہوں اگر تُو تقویٰ شعار ہے۔ اس نے کہا میں تو تیرے ربّ کا محض ایک ایلچی ہوں تا کہ تجھے ایک پاک خو لڑکا عطا کروں۔ اس نے کہا میرے کوئی لڑکا کیسے ہو گا جبکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں اور میں کوئی بدکار نہیں؟ اس نے کہا اسی طرح۔ تیرے ربّ نے کہا ہے کہ یہ بات مجھ پر آسان ہے اور (ہم اسے پیدا کریں گے) تا کہ ہم اسے لوگوں کے لئے نشان اور اپنی طرف سے مجسم رحمت بنا دیں اور یہ ایک طے شدہ امر ہے۔ پس اسے اس کا حمل ہو گیا اور وہ اُسے لئے ہوئے ایک دور کی جگہ کی طرف ہٹ گئی۔ دردِزہ اسے کھجور کے تنے کی طرف لے گیا۔ اس نے کہا اے کاش! میں اس سے پہلے مر جاتی اور بھولی بسری ہو چکی ہوتی۔"

(سورۃ مریم آیت 17-24)

ان آیات سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل اور ایمان کے ساتھ حضرت مریم کو اپنے حمل سے شدید اضطراب تھا، جو ان کے الفاظ "اے کاش! میں اس سے پہلے مر جاتی اور بھولی بسری ہو چکی ہوتی" سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ ایک فطری بات تھی۔ وہ ایک باعصمت خاتون تھیں اور ان کے لئے اس کے باوجود کے ان کو خدا تعالیٰ کے دعدوں پر یقین کامل تھا مگر کنواری رہتے ہوئے ان کے ہاں اولاد کا ہونا ان کے لئے ایک اچھنبے کی بات تھی۔

حضرت مریم پر بہتان لگانے والے کافر ہیں:

وَّبِکُفْرِہِمْ وَقَوْلِہِمْ عَلٰی مَرْیَمَ بُہْتَانًا عَظِیْمًا۔

نیز ان کے کفر کی وجہ سے اور ان کے مریم کے خلاف ایک بہت بڑے بہتان کی بات کہنے کی وجہ سے۔(سورۃ النساء آیت 157) یعنی پھر وہ اپنے کفر میں اتنے بڑھے کہ مریم پر سخت بہتان لگایا۔اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے جانتے ہوئے کہ حضرت مریم بے گناہ ہیں ان پر جھوٹا الزام لگایا،اور جسکی وجہ سے اللہ تعالی کی ناراضگی کے مورد ٹھہرے۔

ان قرآنی آیات کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالی نے حضرت مریم سے بچپن سے ہی خاص سلوک فرمایا۔ان کو اپنی جناب سے رزق عطا فرمایا، تمام دنیا کی خواتین میں سے چن لیا اور ان میں افضل ہونے کی خوشخبری دی، پھر بیٹے کی خوش خبری عطا فرمائی، ایسا بیٹا جو خدا کا مقرب اور نبی ہو گا۔ آپ کے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے دشمنوں سے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ان کے ماننے والوں کو قیامت تک دشمنوں پر فتح عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا جو سورہ آل عمران میں اس طرح بیان ہوا ہے۔

اِذْقَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَہِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔

جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ! یقیناً میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف تیرا رفع کرنے والا ہوں اور تجھے ان لوگوں سے نتھار کر الگ کرنے والا ہوں جو کافر ہوئے، اور ان لوگوں کو جنہوں نے تیری پیروی کی ہے ان لوگوں پر جنہوں نے انکار کیا ہے قیامت کے دن تک بالا دست کرنے والا ہوں۔(سورۃ آل عمران آیت 56)

ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالی کی نصرت ہمیشہ حضرت مریم اور حضرت عیسیٰؑ کے شامل حال رہی، آپ کو نہ صرف خدا تعالی نے دشمنوں کے شر سے نجات دی بلکہ فلسطین سے ہجرت کے بعد (وادی کشمیر میں) ایک خوبصورت اور امن اور سکون کی جگہ پر آپ کو سکونت عطا فرمائی۔ جیسا کہ اللہ تبارک و تعالی سورۃ المؤمنون میں فرماتا ہے۔

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْیَمَ وَاُمَّہٗٓ اٰیَۃً وَّاٰوَیْنٰہُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ۔

اور ابن مریم کو اور اس کی ماں کو بھی ہم نے ایک نشان بنایا تھا اور ان دونوں کو ہم نے ایک مرتفع مقام کی طرف پناہ دی جو پُرامن اور چشموں والا تھا۔ (سورۃ المؤمنون 51)

حضرت مریم کا ذکر احادیث مبارکہ میں:

آنحضرت ﷺ کی احادیث مبارکہ میں بھی حضرت مریم کا ذکر ایک مومن اور پاک دامن ہستی کے طور پر ملتا ہے۔ مثلاً صحیح بخاری کی مندرجہ ذیل حدیث جس سے ہمیں حضرت مریم کے مرتبہ کا اندازہ ہوتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: "اپنے زمانہ میں دنیا کی عورتوں میں سے بہترین مریمؑ تھیں۔ اسی طرح اپنے زمانہ میں دنیا کی عورتوں میں سے بہتر حضرت خدیجہؓ تھیں۔" (صحیح بخاری، جلد 7، حدیث نمبر 3815)

ماخذ:

حضرت مریم کے والدین:
https://www.britannica.com/biography/Saints-Anne-and-Joachim

حضرت مریم کی پیدائش:
(https://en.wikipedia.org/wiki/Nativity_of_Mary)

Mary, mother of Jesus Christ – Women's History Network

مریم بنت عمران- آزاد دائرۃ المعارف، ویکیپیڈیا

حضرت مریم کا خاندان:
https://www.catholic.com/qa/which-tribe-of-israel-was-marys-tribe

دھنک کے رنگ آپ کے سنگ

اِرشادِ ربانی:

اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (سورۃالنور آیت 57)

حدیثِ نبوی ﷺ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ کسی نے پوچھا اُس وقت کونسی دعا مانگنی چاہیے؟ فرمایا: دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگنی چاہیے۔ (سنن ترمذی کتاب الصلاۃ)

دعا تریاق ہے:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ”گناہ کرنے والا اپنے گناہ کی کثرت وغیرہ کا خیال کرکے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اُسے کیسا بُرا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات سے منکر ہو جاتے ہیں۔“ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 4)

پُرسکون زندگی گزارنے کے اُصول

۱: اگر خوشی چاہتے ہو تو وقت پر عبادت کرو۔

۲: اگر چہرے کو پُر رونق بنانا چاہتے ہو تو تہجد نماز پڑھو۔

۳: اگر سکون چاہتے ہو تو قرآن پاک پڑھو۔

۴: اگر صحت چاہتے ہو روزہ رکھو۔

۵: اگر مصیبتوں کا حل چاہتے ہو تو استغفار کرو۔

۶: اگر برکت چاہتے ہو تو درود شریف پڑھو۔

۷: اگر مشکلات سے نجات چاہتے ہو تو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھو۔

۸: اپنی خواہشوں سے جہاد کرو، اپنے نفس کے مالک ہو جاؤ گے۔

۹: جھکنا چاہتے ہو تو خدا کے حضور جھکو۔

۱۰: شرمانا چاہتے ہو تو اپنے اعمال کو یاد کرکے شرماؤ۔

۱۱: پہننا چاہتے ہو تو اپنی حیثیت کو یاد رکھو۔

بچے کے کان میں اذان کہنے کی حکمت

فرانس میں ایک دفعہ ایک لڑکی کو دورے پڑنے شروع ہوئے جب اسے دورہ پڑتا تو وہ جرمن زبان میں بعض مذہبی دعائیں پڑھنا شروع کر دیتی وہ فرانسیسی لڑکی تھی اور جرمن زبان کا ایک حرف بھی نہیں جانتی تھی۔ جب دورے میں اس نے جرمن زبان میں باتیں شروع کیں تو ڈاکٹروں نے فوراً شور مچا دیا کہ اب تو جن ثابت ہو گئے یہ لڑکی تو جرمن زبان نہیں جانتی۔ یہ جو جرمن زبان بول رہی ہے تو ضرور اس کے سر پر جن سوار ہے آخر ایک ڈاکٹر نے اس کے متعلق تحقیقات شروع کی وہ حافظہ کا بہت بڑا ماہر تھا۔ جب اس نے تحقیق کی تو اسے معلوم ہوا کہ جب یہ لڑکی دو اڑھائی سال کی تھی تو اس وقت اس کی ماں ایک جرمن پادری کے پاس ملازم تھی جب وہ پادری جرمن زبان میں سرمن پڑھتا تو یہ لڑکی اس وقت پنگھوڑے میں پڑی ہوتی تھی۔ جب اسے یہ بات معلوم ہوئی تو وہ اس جرمن پادری کی تلاش میں نکلا اسے معلوم ہوا کہ وہ جرمن پادری اس وقت سپین میں ہے۔ سپین پہنچنے پر اسے معلوم ہوا کہ وہ پادری ریٹائر ہو کر جرمنی چلا گیا ہے اس کی تلاش میں جرمنی پہنچا۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ وہ پادری مر گیا ہے۔ مگر اس نے اپنی کوشش نہ چھوڑی اور اس نے گھر والوں سے کہا کہ اگر اس پادری کے کوئی پرانے کاغذات ہوں تو وہ مجھے دکھائے جائیں۔ گھر والوں نے تلاش کر کے اسے بعض کاغذات دیئے اور جب اس نے ان کاغذات کو دیکھا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ دعائیں جو بے ہوشی کی حالت میں وہ لڑکی پڑھا کرتی تھی وہ وہی ہیں جو اس پادری کی سرمن تھی۔ اب دیکھو دو اڑھائی سال کی عمر میں ایک پادری نے اس کے سامنے بعض باتیں کیں جو اس کے دماغ میں اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر دیں۔

یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان کے گھر میں بچہ پیدا ہو تو فوراً اس کے ایک کان میں اذان اور دوسرے کان میں اقامت کہو۔ یورپ کے مدبرین نے تو آج یہ معلوم کیا ہے کہ انسانی دماغ میں سالہا سال کی پرانی چیزیں محفوظ رہتی ہیں۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے اس نکتہ کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی تم اس کے کان میں اذان کہو کیونکہ اب وہ دنیا میں آگیا ہے اور اب اس کا دماغ اس قابل ہے کہ وہ تمہاری باتوں کو محفوظ رکھے۔ (سیر روحانی جلد دوم صفحہ 138)

روزہ اور سائنس: جدید طبی سائنس میں روزے سے وابستہ فوائد کی تصدیق

ڈاکٹر نبیلہ انور، مجلس نتیدال

عبادت کے لیے صحت کا ہونا ضروری ہے، اگر بدن صحت مند اور توانا نہیں ہو گا تو عبادت کرنا بھی مشکل ہو گا۔ اسلام کی دستوری کتاب قرآن مجید میں کھانے پینے کے آداب بتائے گئے ہیں۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، یہ اپنے ماننے والوں کو زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں مکمل آگاہی فراہم کرتا ہے۔

ارکانِ اسلام کی ادائیگی جہاں ہمیں روحانی طور پر راحت و سرور پہنچاتی ہے وہیں جسمانی لحاظ سے بھی صحت و تندرستی کا ذریعہ بنتی ہے۔ پنجگانہ نماز ہو یا ماہِ رمضان کے روزے، یہ ہمارے لیے روحانی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ جسمانی آسودگی کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔ نماز کی ادائیگی نہ صرف برائیوں سے روکتی ہے بلکہ جسمانی ورزش کے بہترین مواقع بھی فراہم کرتی ہے۔ خاص کر موجودہ مصروف دور میں مصروف زندگی گزارنے والوں کے لیے تو جسمانی فٹنس کے حوالے سے نعمتِ بے بہا ہے۔

اسی طرح روزہ بھی اپنے اندر صبر واستقامت، تزکیہ نفس اور ایثار و ہمدردی کے جذبات پروان چڑھانے کے ساتھ ساتھ بدنِ انسانی سے ان گنت بیماریوں کو دور کرنے کا قدرتی ذریعہ ہے۔ انسانی جسم کو کئی ایک آلائشوں سے پاک کرنے کا بہترین سبب اور جسم سے زہریلے مادوں کو خارج کرنے کا باعث بھی ہے۔ روزے کے بدنی فوائد کو اب غیر مسلم مغربی محقق بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ سائنس داں اپنی تحقیقات و تجربات کی بدولت ایسے فوائد دریافت کر چکے جن سے انسان پہلے ناواقف تھا۔ انسانی عمر میں اضافہ اور انسان کی ذہنی صلاحیتوں کا طاقتور ہونا روزوں کے دو بڑے فوائد ہیں۔

پروفیسر والٹر لونگو امریکہ کی یونیورسٹی آف ساوتھرن کیلیفورنیا سے منسلک خلویاتی حیاتات داں ہیں۔ وہ فاسٹنگ (یعنی روزوں) پہ عرصہ دراز سے تحقیق کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق روزے رکھنا انسانی جسم میں ایک پیدائشی نظام ہے۔ اس نظام کی مدد سے انسانی جسم زہریلے عناصر اور کوڑے کرکٹ سے نجات پاتا ہے۔ لیکن جدید انسان چونکہ ہر وقت کھاتا پیتا رہتا ہے، اس لیے یہ نظام اب غیر متحرک ہو چکا۔ ماہرین کے مطابق ایک انسان 'تین سو ستر کھرب' سے زائد خلیوں (cells) کا مجموعہ ہے۔ یہ خلیے جینز کی ہدایات پہ عمل کرتے ہیں۔ روزوں پہ پروفیسر والٹر لونگو کی تحقیق سے افشا ہوا کہ جب انسانی جسم میں بھوک پیاس جنم لے اور اسے کیلوریز یا حرارے نہ ملیں تو ایسے جین متحرک ہو جاتے ہیں جو خلیوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اپنی سرگرمیاں روک دیں تاکہ اپنے وسائل محفوظ رکھ سکیں۔ معنی یہ کہ خلیے تقسیم ہو کر نشوونما پانے کے بجائے جامد ہو جاتے ہیں۔ غذا اور پانی نہ ملنے سے خلیوں کا اپنی روایتی سرگرمیاں روک دینے کا عمل سائنسی اصطلاح میں آٹوفیگی (autophagy) کہلاتا ہے۔ اس عمل میں داخل ہو کر کوئی مرض خلیوں پہ اثر انداز نہیں ہو پاتا۔ نیز وہ دباؤ اور سوزش سے بھی محفوظ ہو جاتے ہیں جو انسان پہ بڑھاپا لانے والے عناصر

ہیں۔ اس کے برعکس خلیے اعضا کے خراب حصوں کی مرمت کرنے لگتے ہیں۔ نیز انسانی جسم میں جو خلویاتی فضلہ جمع ہو گیا ہے، اسے نکال باہر کرتے ہیں۔

امریکی یونیورسٹی جانز ہوپکنز کے ماہرین نے عالمی شہرت یافتہ پروفیسر مارک میٹسن کی قیادت میں تحقیق کی ہے۔ تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ کھانے کی عادت براہ راست انسان کے دماغ پر اثر انداز ہوتی ہے اور ہر وقت بھرے پیٹ کے ساتھ رہنا دماغ کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے جس سے انسان فالج، رعشہ اور الزایمر جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ تحقیق کے نتائج میں بتایا گیا ہے کہ ہفتے میں دو دن فاقہ کرنے سے ان بیماریوں سے باآسانی بچا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ روزے سے بچوں کو مرگی کے مرض سے بھی نجات پانے میں مدد مل سکتی ہے۔ تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ دنیا بھر میں لوگوں نے دن میں تین وقت کھانا معمول بنا لیا ہے اور اسے عین فطرت سمجھا جانے لگا ہے حالانکہ یہ غلط ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی خوراک کی عادات کو تبدیل کرتے رہنا چاہتا ہے۔ کچھ غیر معینہ وقفوں کے بعد ہمیں فاقے کرتے رہنا چاہیے کیونکہ جب ہم اپنے حرارے کم کرتے ہیں تو اس سے ہماری عمر میں اضافہ ہوتا اور بڑھتی عمر سے منسلک بیماریاں بھی انسان کو جلد لاحق نہیں ہوتیں۔ اسلامی تعلیمات میں روزہ رکھنے کی بدنی و روحانی اہمیت مسلم ہے۔ پندرہ سو برس قبل حضور اکرم ﷺ نے ہفتے میں دو دن روزہ رکھنے کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ عمل بدنی تندرستی کا محافظ ہے۔

طبی ماہرین کے مطابق روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے۔ روزہ رکھنے سے انسان میں ضبطِ نفس کی صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں۔ صبر، استقامت اور حوصلے کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ روزے سے نفسانی و شہوانی خواہشات کمزور پڑ جاتی ہیں یوں انسان غلبہ شہوت کی فتنہ انگیزیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ جس طرح مالی زکوٰۃ مال کو آلائشوں سے پاک کرتی ہے بالکل اسی طرح روزہ جسم کو غیر ضروری اور مضر مادوں سے پاک و صاف کرتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر خون کے بڑھتے ہوئے دباؤ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جب انسانی معدہ خالی ہوتا ہے تو وہ جسم میں پائی جانے والی اضافی چربیوں کو پگھلا کر مفید بنا دیتا ہے۔ جگر میں جمع شدہ گلائیکوجن جس کی اضافی مقدار ٹرائیگلائسائیڈ کی شکل میں نقصان دہ ثابت ہوتی ہے بحالتِ روزہ توانائی کی شکل میں جسم کو توانائی مہیا کرنے کا باعث بن جاتی ہے۔

روزے کے فوائد

- رمضان شریف میں افطاری کے وقت کھجوروں کے استعمال کے بے شمار طبی فائدے ہیں۔ کھجوریں نہ صرف توانائی یا طاقت کا ذریعہ بنتی ہیں بلکہ انسانی جسم میں موجود مختلف اقسام کے کیمیائی مرکبات مثلاً پوٹاشیم، میگنیشیم اور وٹامنز فراہم کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ کھجوریں انسانی جسم کو اس کی ضرورت کے مطابق فائبر بھی مہیا کرتی ہیں جو نظام انہضام کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔
- تحقیق سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ رمضان شریف میں روزہ رکھنے سے وزن کم کرنے میں یقینی مدد ملتی ہے۔
- ماہرین امراض قلب کے مطابق روزہ نہ صرف خون میں موجود کولیسٹرول کی مقدار کو معتدل رکھتا ہے۔ بلکہ خون کی شریانوں کو اپنا کام احسن طریقے سے سرانجام دینے میں مدد دیتا مختلف امراض مثلاً دل کا دورہ، اسٹروک یا فالج کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں دل کے مختلف امراض مثلاً دل کا دورہ، اسٹروک یا فالج کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔
- روزہ جسم میں نظام ہاضمہ کے دوران مختلف اقسام کے کیمیائی عوامل کو بخوبی انجام دینے میں مدد دیتا ہے جس سے خوراک میں موجود اہم غذائی اجزا کو جذب کرنے میں مدد ملتی ہے۔

- روزہ دماغی افعال کو نہ صرف مستعد رکھتا ہے بلکہ جسم میں موجود کورٹی سول(cortisol)نامی ہارمون کو کم کرتا ہے جسکی وجہ سے اعصابی دبائو میں کمی آتی ہے۔ تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے دماغی خلیے زیادہ تعداد میں بنتے ہیں اور دماغ بہتر طریقے سے کام کرتا رہتا ہے۔
- UK نیشنل ہیلتھ سروسز کے مطابق رمضان شریف سگریٹ نوشی سے پرہیز کا موقع فراہم کرتا ہے۔
- رمضان شریف میں روزہ کے باعث کھانے پینے کی دوری جہاں انسانی جسم میں جمع شدہ چربی کو توانائی فراہم کرنے کا موقع مہیا کرتی ہے وہاں اس دوران جسم میں موجود نقصان دہ اجزا کو بھی تحلیل کرنے میں مدد دیتی ہے۔

رمضان کے بعد صحت کو برقرار رکھنے کے سادہ طریقے

رمضان کے فوراًبعد عید کے موقع پر لوگوں کا عمومی رجحان یہ ہے کہ وہ کھانے میں احتیاط نہیں کرپاتے اور زیادہ کھا پی لیتے ہیں۔ میٹھے پکوان، غیر صحتمند کھانے پینے کی اشیاء اور مختلف مشروبات کا استعمال صحت کے لئے مضر ہیں۔ عید پر بسیار خوری سے نظام انہظام کو غیر معمولی حالات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے اور اس موقع پر احتیاط نہ برتنے کی صورت میں نقصان کا اندیشہ بڑھ سکتا ہے۔لہذا کھانے پینے میں احتیاط الزم ہے۔ رمضان شریف کے علاوہ بھی وقتاً فوقتاً روزے رکھنے کا معمول انسانی صحت پر اچھے اثرات مرتب کرتا ہے۔

رمضان شریف میں سحری و افطاری کی طرح دن میں صرف دو مرتبہ کھانے کا معمول بنالیا جائے تو انسان بہت سی بیماریوں اور مشکالت سے چھٹکارا پاسکتا ہے۔(ONE PLOS) نامی جرنل میں شائع شدہ ایک تحقیق کے مطابق کھانے اور بھوک کا درمیانی وقفہ بڑھاپے میں الزائمر نامی بیماری سے محفوظ رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

کھانے پینے میں سبزیوں کا استعمال زیادہ کریں۔ سرخ گوشت، چربی، مصالحہ جات اور خاص طور پر فاسٹ فوڈ کا استعمال کم سے کم کریں۔ کھانا کھاتے ہوئے ہمیشہ 80/20رول کا خیال رکھا جائے۔ مثال کے طور پر کھانا کھاتے وقت سو فیصد پیٹ بھرنے کے بجائے محض 80 فیصد کھایا جائے اور 20 فیصد بھوک باقی رہنے دی جائے تو انسانی جسم کئی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

کھانا ہمیشہ آہستہ آہستہ چبا کر کھانا چاہیے، جلدی جلدی اور بغیر چبائے کھانا کھانے سے عموماً بہت زیادہ کھانا کھالیا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ چبا کر کھائی جانے والی خوراک معدہ بہت جلدی ہضم کرلیتا ہے جبکہ بغیر چبائے کھائی جانے والی خوراک دیر سے ہضم ہونے کے ساتھ ساتھ بعض اوقات معدے کی تکلیف کا باعث بھی بن سکتی ہے۔

اپنے معالج کے مشورے کے مطابق(probiotics) پروبائیوٹک سپلیمنٹ کا استعمال بھی نظام انہضام کی بہتری میں اہم کردار ادا کرتا ہے ۔ رمضان شریف میں کی گئی عبادات، صدقے اور خیرات کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیے کیونکہ انکی وجہ سے انسان ڈپریشن، دباؤ، خوف اور پریشانی سے بھی محفوظ رہتا ہے۔

سگریٹ نوشی سے پرہیز کریں اور ورزش کو ترجیح دیں اس سے انسان تندرست وتوانا رہتا ہے۔

ماخذ:

https://www.qaumiawaz.com/news/fasting-and-science-modern-medical-science-confirms-the-benefits-associated-with-fasting
https://www.express.pk/story/2617515/rmzan-ke-smrat-awr-sht-pr-msbt-asrat-2617515?amp=1
https://www.nih.org.pk/wp-content/uploads/2019/06/urdu-Ramadan-Public-Awareness-Message.pdf

لذیذ بینگن

لبنیٰ غزالہ، مجلس تنیدال

بینگن	ایک کلو	تلنے کے لیے تیل	ایک سے دو کپ
سالن کے لیے تیل	آدھا کپ	پیاز	چار درمیانے سائز کے
ادرک پسی ہوئی	ایک چمچ	لہسن پسا ہوا	ایک چمچ
سوکھا دھنیا	ڈیڑھ چمچ	نمک	حسب ذائقہ
لال مرچ	ایک چمچ	ہلدی	ایک چائے کا چمچ
ٹماٹر	آٹھ درمیانے سائز کے	ہری مرچ	6عدد
دہی	ڈیڑھ کپ	لیموں کا رس	ایک چائے کا چمچ
سبز دھنیا			

ترکیب:

۱۔ایک کلو بینگن کے قتلے کاٹ کر کھلے تیل میں فرائی کر کے نکال لیں۔

۲۔ آدھا کپ تیل گرم کریں اور چار درمیانہ سائز کے پیاز کاٹ کر سرخ کر لیں، پھر ایک ایک چائے کا چمچ ادرک لہسن پسی ہوئی ڈال کر بھونیں۔ ساتھ تھوڑا پانی ڈال دیں۔

۳۔ سوائے ہری مرچ کے باقی سارے مصالحہ اور ٹماٹر کاٹ کر ڈال دیں اور پکا کر مصالحہ بنالیں۔ تیل چھوڑنے لگے تو تلے ہو بینگن ڈال کر ایک دو سے sauce pan میں ڈال کر اوپر مصالحہ ڈال دیں۔

۴۔ ہری مرچ اور ہرا دھنیہ کاٹ کر ڈال دیں۔

۵۔ڈیڑھ کپ گاڑھا دہی بغیر پھینٹے ہوئے اس پر پھیلا دیں اور اس پر ایک چائے کا چمچ لیموں کا رس چھڑک دیں۔

۶۔ڈھکن بند کر کے کچھ دیر درمیانی آنچ پر پکائیں۔ جب تمام پانی خشک ہو جائے اور دہی پنیر کی طرح دکھائی دینے لگے تو آنچ بند کر دیں۔

بہت مزیدار اور خوش نما سالن تیار ہے۔

سالن کو ڈش میں احتیاط سے نکال لیں اور سرو کریں۔

امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ ناروے کی (آن لائن) ملاقات

اس کلاس میں سے واقفاتِ نو کے سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے۔

ایک سوال کیا گیا کہ عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو خدا تعالیٰ کا بیٹا کیوں مانتے ہیں۔ اور ہم عیسائیوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائے بغیر کس طرح انہیں سمجھا سکتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ خدا تعالیٰ کے بیٹے نہیں بلکہ نبی تھے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کہ حضرت عیسیٰؑ نے خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ بائبل ہر نیک انسان کو خدا کا بیٹا قرار دیتی ہے۔ حضور انور نے مزید وضاحت فرمائی کہ ایسی تعلیمات نے اس وقت عیسائیت میں راہ پائی جب وہ اپنی اصل تعلیمات سے دور ہوئے۔ یہ عقیدہ بھی پولوس نے گھڑا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ کا ایسا کوئی بیان نہیں نہ ہی آپ کا دعویٰ تھا کہ آپ خدا کے حقیقی بیٹے ہیں۔

حضور انور نے سوال کرنے والی سے فرمایا کہ وہ اپنے مقامی مربی صاحب کی مدد سے اس بارے مزید حوالہ جات حاصل کر لیں۔

......

ایک ممبر لجنہ نے سوال کیا کہ کچھ دیر سے احمدی گھرانوں میں فیملی فرینڈ کا ٹرینڈ بڑھتا جا رہا ہے جہاں فیملیز کا ایک دوسرے کے گھر آنا جانا اور mixed gatherings میں اٹھنا بیٹھنا ہوتا ہے اور پردے کا اتنا خیال نہیں رکھا جاتا یا صرف سر پر دوپٹے تک محدود ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں سے اس بارے میں اگر بات کی جائے تو یہ دلیل دیتے ہیں کہ ہمارے بچے آپس میں پلے بڑھے ہیں اور یہ میرے ماں باپ بہن بھائی یا بیٹی بیٹا جیسے ہیں۔ اس بارے میں حضور ہماری راہنمائی فرمائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کہ بات یہ ہے کہ یہ ویسے ہی طریقہ غلط ہے۔ پردے کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے صرف کیٹگریز بتا دیں کہ یہ لوگ ہیں جن سے تمہارا پردہ نہیں ہے اور یہ لوگ ہیں جو تمہارے لیے نامحرم ہیں ان سے تمہارا پردہ ہے۔ تو ہمیں قرآن کریم پر عمل کرنا چاہیے۔ فیملی فرینڈ اور mixed gathering ویسے ہی غلط ہے۔ آہستہ آہستہ پھر اسی سے برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔

آج کل تو رشتہ داروں میں بدظنیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور ایک دوسرے پہ الزام تراشیاں شروع ہو جاتی ہیں کہ اس نے یہ کہہ دیا، وہ کہہ دیا۔ قریبی رشتہ داروں پہ غلط قسم کے الزامات بھی لگ جاتے ہیں۔ تو فیملی فرینڈ پہ جب الزام لگیں تو پھر بجائے اس کے کہ آپس میں محبت اور پیار کی فضا پیدا ہو وہاں rift

پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ہاں اگر فیملی فرینڈ ہیں تو مرد مردوں کے حصہ میں جائیں، عورتیں عورتوں کے حصہ میں جائیں، لڑکیاں لڑکیوں میں بیٹھیں، لڑکے لڑکوں میں بیٹھیں۔ آپس میں mixed gatherings کرنا، اکٹھے بیٹھ کے کھانا کھانا، کھیلنا اور اٹھنا بیٹھنا ایک حد تک پانچ سے نو سال کی عمر تک تو ٹھیک ہے، بچپن میں کھیلے ٹھیک ہے۔ لیکن ایک عمر کے بعد پھر پردہ ہو جانا چاہیے۔

ہمارے زمانے میں تو یہ رواج تھا کہ ایک عمر تک لڑکیاں لڑکے کھیلتے تھے اس کے بعد ایک حجاب آ گیا تھا۔ لڑکیاں خود ہی کہہ دیتی تھیں کہ اب ہم تمہارے ساتھ نہیں کھیلیں گے کیونکہ اب ہم بڑی ہو گئی ہیں، اب ہمارا پردہ ہے۔ ایک حجاب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ تو اگر حیا ہو تو اس قسم کی باتیں پیدا ہی نہ ہوں۔ یہ برائیاں معاشرے کا رنگ اختیار کرنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ جس ملک میں رہتے ہیں اگر اسی طرح بننے کی کوشش کریں گے تو اپنا دین بھول جائیں گے۔ یہ کلچر نہیں ہے کہ یہاں پلے بڑھے ہیں اس لیے اب ہمارا ویسٹرن کلچر بن گیا ہے۔ یہ مذہب سے دوری اور لاعلمی ہے۔ ہم نے تو ان لوگوں کی اصلاح کرنی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا کہ بہن بھائی بھی ایک عمر کے بعد اکٹھے ایک کمرے میں نہ سوئیں۔ اتنی احتیاط اسلام نے بتائی ہے۔ اس لیے ہمیں احتیاط کرنی چاہیے کیونکہ فیملی فرینڈ کے نام پہ برائیاں پیدا ہوتی اور ہو رہی ہیں۔ بعد میں پھر لوگ پچھتاتے ہیں اور بعض لکھتے بھی ہیں۔ اس لیے اس بارے میں لجنہ کا کام ہے، ان کے تربیت کے شعبہ کا کام ہے، خدام الاحمدیہ کا کام ہے، ان کے تربیت کے شعبہ کا کام ہے، انصاراللہ کا کام ہے، ان کے تربیت کے شعبہ کا کام ہے، جماعت کے شعبہ تربیت کا کام ہے، مربیان کا کام ہے کہ وہ لوگوں کو بتاتے رہیں کہ اسلام نے جو پابندیاں عائد کی ہیں ان کی کوئی حکمت ہے اور اس پر ہمیں عمل کرنا چاہیے نہیں تو پھر برائیاں پھیلتی چلی جائیں گی۔ پھر بعض قباحتیں اور مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ پھر بعد میں لوگ روتے ہیں۔ ایک دوسرے سے شکوے، لڑائیاں اور مقدمے بازیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لیے پہلے ہی کیوں نہ اسلام کی تعلیم پر عمل کیا جائے؟

......

قرآن کریم کی دعا رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کے حوالے سے سوال کیا گیا کہ اس دعا کا مصداق بننے کے لیے کونسی دعا اور اعمال بجالائے جاسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کہ جب والدین اپنی اولاد کے لیے دعا کرتے ہیں کہ وہ آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں تو والدین کو خود بھی اپنا عملی نمونہ دکھانا ہو گا۔ اس کے علاوہ بچوں کو بھی والدین کے لیے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ان کی صحت میں برکت ڈالے اور وہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں۔ اسی طرح بچوں کو یہ دعا بھی کرنی چاہیے کہ وہ ایسا کوئی کام نہ کریں جس سے ان کے والدین کی بدنامی ہو۔ دعا کا بہترین اور سب سے خوبصورت ذریعہ جس سے قبولیت بھی حاصل ہوتی ہے وہ نماز ہے۔ اس لیے نماز کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن 12 نومبر 2023)

تحریک وقفِ نو

از شعبہ واقفات نو

☆...3 اپریل 1987ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ نَو کی الٰہی تحریک جاری فرمائی۔

☆...وقفِ نَو کی تحریک حضرت مریمؑ کے وقف قبل از پیدائش کی مثال پر قائم کی گئی۔

☆...وقفِ نَو میں شمولیت کے لیے والدین کی جانب سے اپنے ہونے والے بچے کو قبل از پیدائش حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں وقف کے لیے پیش کرنا لازمی ہے۔

☆...حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1989ء میں چار خطباتِ جمعہ میں والدین اور انتظامیہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نصائح فرمائیں۔ جبکہ حضور انور ایدّہ اللہ کے متعدد خطابات کے ساتھ ساتھ خطبہ جمعہ 28 اکتوبر 2016ء انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

☆...نیشنل اور مقامی سطح پر وقفِ نَو کے نگران کا نام سیکرٹری وقفِ نَو اور شعبہ کا نام شعبہ وقفِ نَو ہے۔ خدام الاحمدیہ میں معاون صدر برائے وقفِ نَو اور پھر قیادت اور زعامت کی سطح پر ایک معاون واقفین کے نگران ہیں۔ اسی طرح نیشنل اور مجالس کی سطح پر معاونہ صدر برائے واقفات نَو واقفات کی نگران ہیں جو واقفینِ نَو کی تعلیم و تربیت کے لیے کام کرتے ہیں۔

☆...وقفِ نَو کا مرکزی دفتر وکالت وقفِ نَو، تحریک جدید انجمن احمدیہ کہلاتا ہے جس کے انچارج وکیل وقفِ نَو کہلاتے ہیں۔

☆...لندن میں شعبہ وقفِ نَو مرکزیہ کا دفتر دنیا بھر کے واقفین کا ریکارڈ رکھنے کے علاوہ ان سے رابطہ کرتا ہے اور ان کی کونسلنگ اور کیریئر گائیڈنس کے حوالہ سے راہنمائی کرتا ہے۔

☆...شعبہ وقفِ نَو کی مرکزی ویب سائٹ waqfenauinternational.org ہے۔

☆...واقفینِ نَو کا نصاب ''نصاب وقفِ نَو'' کہلاتا ہے جو عمر کے لحاظ سے تین حصوں میں شائع کیا جاتا ہے۔

☆...حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 28 اکتوبر 2016ء کو کینیڈا میں خطبہ جمعہ میں واقفینِ نَو کو توجہ دلائی کہ وہ کیسے سپیشل بن سکتے ہیں۔

☆...جلسہ سالانہ یوکے 2018ء کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ نے لجنہ اماء اللہ سے اپنے خطاب میں مذکورہ بالا خطبہ کو واقفینِ نَو کے لیے ایک لائحہ عمل قرار دیا۔

☆...حضور انور ایدہ اللہ کی راہنمائی سے واقفینِ نَو کی تعلیم و تربیت کے لیے ''اسماعیل'' اور واقفاتِ نَو کے لیے ''مریم'' رسالہ ہر سہ ماہی میں شائع ہوتا ہے۔ اور آن لائن بھی دستیاب ہے۔

☆...انڈیا میں ''اسماعیل'' میگزین ''گلدستہ وقفِ نَو'' کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جرمن، انڈونیشین اور بنگلہ زبان میں بھی ہر دو رسائل کے بعض حصے شائع ہوتے ہیں۔

☆...دنیا بھر کی جماعتوں کے نیشنل سیکرٹریان کا پہلا سہ روزہ ریفریشر کورس 6 تا 8 دسمبر 2019ء اسلام آباد، ٹلفورڈ میں منعقد ہوا جس میں 33 ممالک کے نیشنل سیکرٹریان وقفِ نَو شامل ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر خطاب فرمایا۔

☆...پندرہ سال کی عمر میں واقفینِ نَو اپنا تجدید وقف فارم پُر کرتے ہیں اس کے بعد 18 سال اور تعلیم مکمل کرنے پر بھی یہ فارم پُر کیا جاتا ہے۔

''قارئین زینب کو شعبہ اشاعت کی طرف سے **''رمضان المبارک اور عید الفطر''**

کی **بہت بہت مبارک** ہو۔''

ناصرات کارنر

مسجد کے آداب

از شعبہ ناصرات

۱۔مسجد میں پاک صاف ہو کر، صاف ستھرا لباس پہن کر جانا چاہیے۔

۲۔مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پہلے دایاں پاؤں اندر رکھنا چاہیے۔

۳۔مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَافۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِکَ

۴۔مسجد میں داخل ہو کر حاضرین کو مناسب آواز میں اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کہنا چاہیے۔

۵۔مسجد میں پہنچنے کے بعد اگر وقت ہو تو دو نفل تحیۃ المسجد کے ادا کرنا چاہئیں۔

۶۔لہسن، پیاز، مولی، یا کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں نہیں جانا چاہیے۔

۷۔مسجد کو ہر قسم کی گندگی سے پاک صاف اور خوشبودار رکھنا چاہیے۔

۸۔مسجد میں تھوکنا، ناک صاف کرنا، یا ایسی حرکت کرنا جو صفائی کے خلاف ہو منع ہے۔

۹۔مسجد میں حلقے بنا کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ مسجد میں خاموشی سے ذکر الٰہی کرتے رہنا چاہیے اور غیر دینی باتوں سے گریز کرنا چاہیے نیز اگر کوئی ضروری بات کرنی ہو تو نہایت آہستگی سے کرنی چاہیے تاکہ دوسروں کی عبادت میں خلل نہ پڑے۔

۱۰۔نماز پڑھنے والوں کے آگے سے نہیں گزرنا چاہیے۔

۱۲۔مسجد میں داخل ہونے کے بعد پہلے اگلی صفیں پر کرنی چاہئیں۔ اگر کوئی بعد میں آئے تو لوگوں کے سروں اور کندھوں پر سے پھلانگتے ہوئے آگے جانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے بلکہ جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جانا چاہیے۔

۱۳۔مسجد میں جوتے مقررّہ جگہ پر رکھنے چاہئیں اور نماز کی جگہ پر جوتے پہن کر پھرنا سخت منع ہے۔

۱۴۔مسجد سے نکلتے ہوئے مناسب آواز میں اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کہنا چاہیے۔

۱۵۔ مسجد سے نکلتے ہوئے پہلے بایاں پاؤں باہر رکھنا چاہیے مگر جوتا پہلے دائیں پاؤں میں پہننا چاہیے۔

۱۶۔مسجد سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَافۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ فَضۡلِکَ۔

کوکونٹ بالز

تمثیلہ احمد، مجلس نصر

اجزاء

ناریل پاؤڈر	ایک کپ
کنڈینسڈ ملک	حسب ضرورت
الائچی پاؤڈر	آدھا چائے کا چمچ
روز ایسنس	چند قطرے
فوڈ کلر	حسب ضرورت

ترکیب:

ناریل پاؤڈر، اِلائچی پاؤڈر، چند قطرے روز ایسنس کو اچھی طرح مکس کریں۔ اب اس میں حسب ضرورت کنڈینسڈ ملک ڈالتے ہوئے لڈو بنالیں۔ اور اپنا فیورٹ فوڈ کلر شامل کریں۔ پھر اس کی چھوٹی بالز بنالیں۔ مزیدار اور آسان کوکونٹ بالز تیار ہیں۔

ذہانت آزمایئے!

درست جواب سے ملائیں

الحمد للہ	اگر اللہ چاہے
السلام علیکم	جو اللہ چاہے
جزاکم اللہ	اللہ کے نام کے ساتھ
ماشاء اللہ	سلامتی ہو تم پر
بسم اللہ	تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں
انشاء اللہ	آپ ﷺ پر درود اور سلام ہو
صلی اللہ علیہ وسلم	اللہ تم کو جزا دے
علیہ السلام	اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو
رحمہ اللہ تعالیٰ	اس پر سلامتی ہو
رضی اللہ تعالیٰ	اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے